THU.7.Dec.2023
VOLUME:18 NO:313
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ مئی

روزنامہ
ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے بیک وقت شائع ہونے والا اخبار

بروز جمعرات 7/ دسمبر 2023
جلد:18 شمارہ 313
22/ جمادی الاولیٰ 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

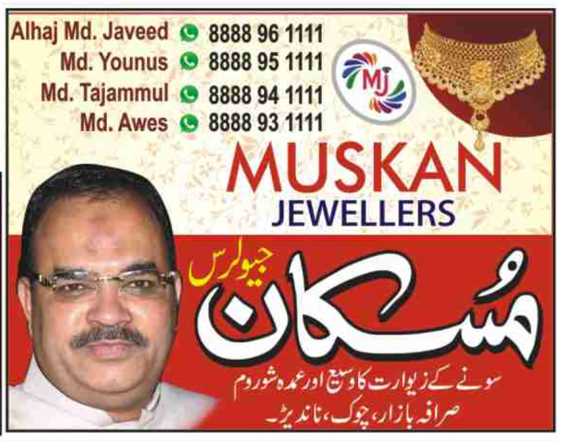

کابل میں الاقصیٰ مسجد، طالبان کو آزاد یروشلم کی امید

کابل: یروشلم کی الاقصیٰ مسجد کے گنبد صخریٰ کی مشابہت والی ایک مسجد کا آج کابل میں افتتاح کیا گیا ہے۔ افغانستان کے میڈیا نے اطلاع دی کہ نئی ملا عمر مسجد وسطی کابل کے ایک پارک میں اونچے مقام پر بنائی گئی ہے اور اس کیلئے استنبول کی آرگنائزیشن آئی ڈی ڈی ای ایف نے فنڈس فراہم کئے۔ یہ مسجد طالبان اقتدار کی وزارت داخلہ کی ہدایت پر تعمیر کی گئی ہے۔ طالبان کے ارکان نے کہا کہ انہیں امید ہے 000,120 ڈالر کی لاگت سے تعمیر کردہ یہ مسجد حقیقی الاقصیٰ مسجد کو صیہونی کنٹرول سے آزاد کرانے کا مؤجب بنے گی۔ یہ مسجد فلسطین اور الاقصیٰ کی تئیں مسلمانوں بالخصوص افغانوں کے غیر معمولی محبت کی عکاس ہے۔ طالبان کے کارگذار وزیر داخلہ سراج الدین حقانی نے اس مسجد کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اس موقع پر خطاب میں کہا کہ حماس۔ اسرائیل جنگ میں مسلمانوں کی تائید وحمایت کرنا اسلامی فرض ہے۔ انہوں نے فلسطینیوں کے خلاف ظلم و زیادتی پر اسرائیل اور یہودیوں کی مذمت کی۔

نواز شریف کو سزا دینے والے جج نے گھر آ کر معافی مانگی!

اسلام آباد: مسلم لیگ ن کے مرکزی رہنما اور سابق وزیر داخلہ رانا ثنا اللہ کا کہنا ہے کہ نواز شریف کو سزا دینے والے جج نے گھر آ کر معافی مانگی، جج کو اسی بنا پر نوکری سے برخاست کر دیا گیا لیکن سزا بحال رکھی گئی۔ جیو نیوز کے مارننگ شو جیو پاکستان میں گفتگو کرتے ہوئے رانا ثنا اللہ کا کہنا تھا نارووال میں پارٹی ارکان کے درمیان ناراضی ایک حلقے کی وجہ سے ہے، جب ایک ایک ٹکٹ پر 13، 13 امیدوار ہوں گے تو پھر چھوٹی موٹی ناراضی یا احتجاج ہو تو ہوگا لیکن پارلیمانی بورڈ میرٹ پر حلقے میں ٹکٹ کا فیصلہ کرے گا تو معاملہ حل ہو جائے گا۔ سیاستدانوں کے بچوں کو ہی ٹکٹ دینے پر رانا ثنا اللہ نے کہا سیاستدان کے بچے اگر سیاست میں دلچسپی لیں تو اس میں اچھنبے کی کیا بات ہے، جب ایک ڈاکٹر کا بیٹا ڈاکٹر اور ایک انجینئر کا بیٹا انجینئر بن سکتا ہے تو سیاستدان کا بچہ سیاست میں کیوں نہیں آ سکتا، اور ہم نے تو صرف ٹکٹ جاری کرنا ہے، جیت کا فیصلہ تو حلقے کے عوام نے کرنا ہے۔ سابق وزیراعظم شاہد خاقان عباسی کی پارٹی سے ناراضی سے متعلق سوال پر صدر مسلم لیگ ن پنجاب نے کہا کہ شاہد خاقان عباسی نے کبھی ناراضی کا اظہار نہیں کیا البتہ بطور سیاسی کارکن اور رہنما ان کا مؤقف ہے کہ انہوں نے الیکشن میں حصہ نہیں لینا، پارٹی نے شاہد خاقان عباسی کو کسی معاملے میں پیچھے نہیں رکھا۔ ایک سوال کے جواب میں رانا ثنا اللہ کا کہنا تھا نواز شریف کی دو اپیلیں زیر التوا تھیں ایک میں ضمانت ہو چکی ہے جبکہ دوسری اپیل کی تاریخ بھی سماعت کیلئے مقرر ہے، میرا نہیں خیال کہ اس میں ایک دو سے زیادہ دن لگیں۔

'سب متحد ہو جائیں، اور مجھے کچھ نہیں چاہیے'، انڈیا اتحاد سے متعلق نتیش کمار کا بیان

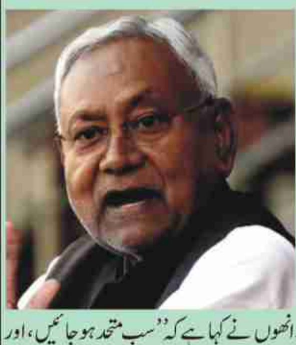

پٹنہ:6/ ڈسمبر (ایجنسیز) کچھ اہم ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کے نتائج برآمد ہونے کے بعد انڈیا اتحاد کی سرگرمیاں ایک بار پھر تیز ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ انڈیا اتحاد میں شامل پارٹیوں کے سرکردہ لیڈران کے بیانات بھی آنے شروع ہو گئے ہیں۔ آئندہ 17 دسمبر کو ہونے والی میٹنگ میں یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ انڈیا اتحاد کے لیے آگے کا منصوبہ کیا ہے۔ اس درمیان بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کا ایک اہم بیان سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "سب متحد ہو جائیں، اور مجھے کچھ نہیں چاہیے۔" نتیش کمار نے یہ بیان 6 دسمبر کو دیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ ریاست کے مفاد میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ سبھی (اپوزیشن پارٹیاں) متحد ہو کر انتخاب لڑیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ "خبریں شائع ہو رہی تھیں کہ ہم میٹنگ میں نہیں جا رہے ہیں، ہماری طبیعت خراب تھی۔ اگلی میٹنگ ہوگی تو ہم کہیں گے کہ آگے کی سبھی چیزیں طے کر لیجیے۔ میں نے شروع سے کہا ہے کہ یہ ملک کے مفاد میں ہے۔ میری باتیں اٹھتی ہیں تو میں صاف کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کچھ نہیں چاہیے، میں نے (عوام کی) کافی خدمت کی ہے۔" واضح رہے کہ اس سے قبل آر جے ڈی صدر لالو پرساد نے ایک بیان میں کہا تھا کہ آئندہ سال ہونے والے اسمبلی انتخاب کی پالیسی تیار کرنے کے لیے اپوزیشن اتحاد انڈیا کے لیڈران 17 دسمبر کو میٹنگ کریں گے۔ یہ بیان لالو پرساد نے 5 دسمبر کو دیا تھا۔ پہلے میٹنگ 6 دسمبر کو ہونے کی بات سامنے آئی تھی، لیکن کئی اہم لیڈران مختلف وجوہات سے میٹنگ میں شامل نہیں ہو پا رہے تھے۔ نتیجہ کار میٹنگ ملتوی کرنی پڑی۔ اب امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ 17 دسمبر کو ہونے والی میٹنگ میں ممتا بنرجی، نتیش کمار، اکھلیش یادو سمیت سبھی سرکردہ لیڈران کی شرکت ہوگی۔

12 میں سے 10 لیڈران کا پارلیمنٹ کی رکنیت سے استعفیٰ

نئی دہلی:6/ ڈسمبر (ایجنسیز) پانچ ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے نتائج آنے کے بعد الیکشن جیتنے والے بی جے پی کے ارکان پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ بدھ کو ایسے 12 میں سے 10 ارکان پارلیمنٹ نے اپنے استعفے پیش کر دیے۔ دو ارکان پارلیمنٹ بالک ناتھ اور رینوکا سنگھ دہلی نہیں پہنچ سکے، وہ بھی جلد استعفیٰ دے دیں گے۔ یاد رہے کہ تین ریاستوں مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں مکمل اکثریت حاصل کرنے والی بی جے پی نے چار ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں 21 ارکان پارلیمنٹ کو ٹکٹ دیا تھا۔ جس وقت ارکان پارلیمنٹ نے استعفیٰ پیش کیا، جے پی نڈا لوک سبھا اسپیکر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین وہاں موجود تھے۔ پارٹی نے راجستھان اور مدھیہ پردیش میں سات سات ممبران اسمبلی کو میدان میں اتارا تھا، جبکہ اس نے چھتیس گڑھ میں چار اور تلنگانہ میں تین ممبران اسمبلی کو ٹکٹ دیا تھا۔ استعفیٰ دینے والے ارکان پارلیمنٹ نریندر سنگھ تومر، پرہلاد سنگھ پٹیل، راکیش سنگھ، مدھیہ پردیش سے ادے پرتاپ اور ریتی پاٹھک، چھتیس گڑھ سے ارون ساؤ اور گومتی سائی اور راجستھان سے راجیہ وردھن سنگھ راٹھور، دیا کماری اور کروڑی لال مینا ہیں۔ ہائی کمان کے فیصلے کے بعد مدھیہ پردیش میں قانون ساز اسمبلی کے انتخابات جیتنے والے مرکزی وزرا نریندر سنگھ تومر اور پرہلاد پٹیل نے لوک سبھا کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے ساتھ ریاست میں ایم ایل اے الیکشن جیتنے والے راؤ ادے پرتاپ، راکیش سنگھ اور ریتی پاٹھک نے بھی لوک سبھا کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ اب یہ پانچ لیڈر مدھیہ پردیش میں قانون ساز اسمبلی کے ارکان کے طور پر حلف لیں گے۔ ان میں سے تومر اور پٹیل کو وزیر اعلیٰ کے عہدے کے دعویدار بھی تصور کیا جا رہا ہے۔ پارٹی ہائی کمان کی ہدایت پر راجستھان میں ایم ایل اے الیکشن جیتنے والے راجیہ وردھن سنگھ راٹھور اور دیا کماری نے بھی لوک سبھا کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان دونوں لیڈروں کے علاوہ راجستھان میں ایم ایل اے الیکشن جیتنے والے کروڑی لال مینا نے بھی راجیہ سبھا سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ چھتیس گڑھ میں ایم ایل اے الیکشن جیتنے والے ریاستی صدر ارون ساؤ اور گومتی سائی نے بھی پارلیمنٹ کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان تمام ارکان پارلیمنٹ نے استعفیٰ دینے سے پہلے پارٹی صدر جے پی نڈا کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔

پوٹن سعودی عرب اور امارات کا دورہ کریں گے

فلسطین۔اسرائیل تنازعہ پر بھی بات چیت ہوگی

ماسکو: روسی صدر ولادیمیر پوٹن سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کا دورہ کریں گے۔ اپنے اس دورے میں وہ ماسکو کیلئے اہم شراکت داری کو مضبوط بنانے، توانائی کے مسائل اور علاقائی پالیسی پر تبادلہ خیال کریں گے۔ کریملن کے ترجمان دیمتری پیسکوف نے کہا کہ صدر پوٹن تیل کے شعبے میں تعاون کے مسائل کے علاوہ بین الاقوامی اور علاقائی مسائل، فلسطین اسرائیل تنازعہ اور دیگر امور پر بات چیت کریں گے۔ کل منگل کو روسی صدر کے معاون برائے بین الاقوامی امور یوری اوشاکوف نے کہا تھا کہ روسی صدر اس ہفتے سعودی عرب اور امارات کا دورہ کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "یہ ایک ورکنگ دورہ ہوگا اور اس میں بات چیت بنیادی طور پر سعودی ولیعہد شہزادہ محمد بن سلمان کے ساتھ ہوگی"۔ روسی خبر رساں ایجنسی 'سپوتنک' کے مطابق سعودی عرب کے دورے سے قبل روسی صدر ابوظہبی میں اماراتی قیادت سے ملاقات کریں گے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ پوٹن دوطرفہ تعلقات، اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ اور بین الاقوامی سیاست کے علاوہ اوپیک + اتحاد کے فریم ورک کے اندر تیل کی پیداوار کو کم کرنے کے امور پر بھی بات کریں گے۔ اوشاکوف نے صحافیوں کو جنگ بندی کے قیام اور قیدیوں کے تبادلے کے بعد حقیقی تصفیہ شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اب اہم چیز طویل مدتی جنگ بندی کا حصول ہے۔ ہم اب بھی ایک طویل مدت تک کی جنگ بندی تک پہنچنا چاہتے ہیں۔

بی جے پی صرف گئو متر ریاستوں میں جیت سکتی ہے

جنوبی ہند میں بی جے پی انتخابات جیتنے کا امکان نہیں: ڈی ایم کے ایم پی

نئی دہلی: راجستھان، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں حالیہ اسمبلی چناؤ میں بی جے پی کی نمایاں کامیابیوں پر طنز کرتے ہوئے ڈی ایم کے پارٹی کے ایم پی سنتھل کمار نے کہا کہ ملک کے عوام کو سمجھنا چاہئے کہ بی جے پی صرف ہندی پٹی والی ریاستوں میں کامیابیاں حاصل کر سکتی ہے اور ان ریاستوں کو انہوں نے "گئو متر" ریاستیں کہا۔ گزشتہ روز لوک سبھا میں جموں وکشمیر سے متعلق دو بلوں پر مباحث ہو رہے تھے۔ اس نے حصہ لیتے ہوئے ڈی ایم کے پارٹی کے رکن لوک سبھا سنتھل کمار نے کہا کہ مرکزی زیر انتظام علاقوں کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہیکہ ریاستوں کا درجہ حاصل کریں لیکن یہاں اپنی نوعیت کا پہلا کیس ہے جس میں ایک ریاست کو مرکزی علاقہ بنا دیا گیا۔ بی جے پی نے ابھی ابھی ریاستی انتخابات میں کامیابی درج کرائی ہے۔ جب وہ کسی ریاست کو جیتنے سے قاصر ہوتے ہیں تو اسے مرکزی علاقہ بنا دیتے ہیں جہاں وہ گورنر پر کنٹرول کرتے ہوئے اپنی حکمرانی چلا سکے۔ اگر انہیں جموں وکشمیر میں کامیابی کا اعتماد ہوتا تو وہ ایسا نہیں کرتے۔ اس لئے ملک کے عوام کو سوچنا چاہئے کہ بی جے پی کی طاقت ہندی پٹی کی ریاستوں کو جیتنے کے حد تک محدود ہے اور ان ریاستوں کو ہم عام طور پر گئو متر ریاستیں کہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کا ہندوستان کے جنوبی حصہ میں انتخابات جیتنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ڈی ایم کے ایم پی کے ریمارکس پر ردعمل میں ٹاملناڈو بی جے پی کے صدر انا ملائی نے کہا کہ ٹاملناڈو میں برسراقتدار پارٹی کی رائے زنی کا معیار آخری حد تک گھٹ چکا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ ڈی ایم کے کی غلط حکمرانی کے سبب چینائی ڈوب رہا ہے اور پارلیمنٹ کے ایوان میں اظہار رائے کی سطح کا بھی یہی حال ہے۔ ہمارے شمالی ہند کے ہم وطنوں کا مضحکہ اڑانے کے بعد انڈیا الائنس میں شامل ڈی ایم کے پارٹی کے ایم پی گئو متر کا طنز کر رہے ہیں۔

پارٹ ٹائم جاب کے نام پر ٹھگنے والی 100 ویب سائٹس کو حکومت نے کیا بلاک

نئی دہلی:6/ ڈسمبر (ایجنسیز) ہندوستان میں پارٹ ٹائم جاب کے نام پر دھوکہ دہی کے معاملے اکثر سامنے آتے رہتے ہیں۔ کئی لوگوں نے اس پارٹ ٹائم جاب کے چکر میں لاکھوں روپے برباد کر دیے ہیں۔ حال ہی میں بنگلورو کے ایک شخص کو 61 لاکھ روپے کا دھچکا برداشت کرنا پڑا تھا۔ حکومت نے اس طرح کی دھوکہ بازی کو لے کر ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ وزارت برائے الیکٹرانس وانفارمیشن ٹیکنالوجی نے آئی ٹی ایکٹ 2000 کے تحت ایسی 100 ویب سائٹس کو بلاک کر دیا ہے جو پارٹ ٹائم جاب کے نام پر ٹھگی کر رہی تھیں۔ رپورٹ کے مطابق ان ویب سائٹس کو غیر ملکی کمپنیوں کے ذریعہ آپریٹ کیا جاتا تھا۔ وزارت داخلہ کے 14 سی ڈویژن نے اپنے ورٹیکل نیشنل سائبر کرائم تھریٹ اینالیٹکس یونٹ (این سی ٹی اے یو) نے گزشتہ ہفتہ ہی ٹاسک پر مبنی پارٹ ٹائم جاب اور یوٹیوب ویڈیو لائک کے نام پر پارٹ ٹائم جاب آفر کرنے والی 100 سے زیادہ ویب سائٹس کی شناخت کی تھی اور ان پر پابندی لگانے کی سفارش کی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ گوگل میپس پر ریویوز بھی اسی کا ایک حصہ ہے۔ یہ ایک نئے طرح کہ دھوکہ دہی ہے۔ دھوکہ دینے والے لوگوں کو واٹس ایپ پر ایک میسج بھیجتے ہیں اور پارٹ ٹائم جاب کا آفر دیتے ہیں۔ وہ کسی ہوٹل یا کسی جگہ کی لوکیشن بھیجتے ہیں اور 5 اسٹار ریٹنگ دینے کے لیے کہتے ہیں۔ لوگوں کو لگتا ہے کہ گوگل پر ریٹنگ دینے کے بدلے پیسے مل رہے ہیں تو کیا دقت ہے، لیکن یہ ایک الگ سطح کی دھوکہ بازی ہے۔ ریٹنگ دیتے ہی آپ کی ای میل آئی ڈی ظاہر ہو جاتی ہے، کیونکہ گوگل میپس پر ریویوز پرائیویٹ نہیں ہوتے ہیں۔ یہ ٹھگ ریویو کے بعد آپ سے لنک اور اسکرین شاٹ مانگتے ہیں۔ جب پیسے دینے کی بات آتی ہے تو یہ ایک ٹیلی گرام نمبر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ وہاں ریویو کا اسکرین شاٹ شیئر کریں اور ایک کوڈ بتائیں۔ اس کے بعد وہ لوگوں سے بینک کی تفصیل اور دیگر جانکاری لیتے ہیں، اور پھر یہیں سے ٹھگی کا کام شروع ہوتا ہے۔

ہمیں بین الاقوامی مداخلت قبول نہیں: نتن یاہو

تل ابیب: اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نتن یاہو نے گزشتہ شام کہا ہے کہ اسرائیلی فوجی آپریشن کے خاتمے کے بعد غزہ کی پٹی کو غیر مسلح ہونا چاہیے صرف اسرائیلی فوج ہی اس کی ضمانت دے سکتی ہے اور ہمیں کوئی بھی بین الاقوامی مداخلت ناقابل قبول ہے۔ نتن یاہو نے پریس کانفرنس میں کہا کہ حماس کے بعد کیا ہوگا اس کے بارے میں ہم ایک لفظ میں بات کریں گے غزہ کو غیر مسلح ہونا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف اسرائیلی فوج ہی اسے غیر مسلح کرنے کی ضمانت دے سکتی ہے اور کوئی بین الاقوامی طاقت اس کیلئے ذمہ دار نہیں ہو سکتی۔ غزہ کی ناکہ بندی میں فریقین کے درمیان انسانی بنیادوں پر توقف اور قیدیوں کے تبادلے کے دوران رہا ہونے والے 81 اسرائیلی قیدیوں اور 24 غیر ملکیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نتن یاہو نے دعویٰ کیا کہ وہ سفارتی کوششوں اور زمینی قبضے کے نتیجے میں 110 قیدیوں کو واپس لائے ہیں۔ نتن یاہو نے غزہ کی پٹی میں لوگوں سے ان علاقوں سے نکل جانے کو کہا جہاں کوئی تنازعہ نہیں ہے اور جہاں 365 مربع کلومیٹر میں رہنے والے 3.2 ملین کی آبادی میں سے 9.1 ملین فلسطینیوں کو زبردستی بے گھر کر دیا گیا تھا۔ اسرائیلی پریس میں اس خبر کے بعد کہ امریکہ نے تل ابیب سے مختصر وقت میں حملے ختم کرنے کی درخواست کی ہے، نتن یاہو نے کہا کہ دنیا کے وہ دوست جو چاہتے ہیں کہ ہم جنگ کو جلد ختم کریں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے لیے ختم ہونے کا راستہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ حماس کیخلاف زبردست طاقت کا استعمال اسے تباہ کرنے کیلئے ہے۔ ایک اور تناظر میں نتن یاہو نے کہا کہ انہوں نے غزہ میں جنگ بندی کے دوران حماس کی طرف سے واپس جانے والے قیدیوں سے ملاقات کے دوران جنسی حملوں کی کہانیاں سنی ہیں۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ میں نے سنا اور آپ نے بھی سنا کہ ہمارے لوگوں کو حماس کی قید میں غیر معمولی جنسی حملوں اور عصمت دری کا نشانہ بنایا گیا۔

راجستھان: کرنی سینا کے صدر کے قتل پر ہنگامہ!

'نئے وزیر اعلیٰ کو حلف نہیں لینے دیں گے'

جے پور:6/ ڈسمبر (ایجنسیز) جے پور میں 'شری راشٹریہ راجپوت کرنی سینا' کے صدر سکھ دیو سنگھ گوگامیڈی کے قتل کے بعد پورے راجستھان میں ہنگامہ ہے۔ حکومت کی تبدیلی کے ساتھ ہی اس بڑے واقعہ کے سبب بی جے پی کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ بی جے پی کو لے کر لوگوں میں غصہ صاف نظر آ رہا ہے، اسی لیے اب راجپوت کرنی سینا کے صدر مہیپال سنگھ مکرانہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ نئے وزیر اعلیٰ کو حلف نہیں لینے دیں گے۔ مہیپال سنگھ مکرانہ نے خبردار کیا کہ "راجستھان میں نئے وزیر اعلیٰ کو اس وقت تک حلف نہیں اٹھانے دیں گے جب تک سکھ دیو سنگھ گوگامیڈی کے قاتلوں کا انکاؤنٹر نہیں ہو جاتا۔" مہیپال سنگھ مکرانہ نے کہا ہے کہ ان کے تین اہم مطالبات ہیں جن میں اس معاملے کی این آئی اے سے تحقیقات، ملزمین کا انکاؤنٹر اور گوگامیڈی کو سکیورٹی فراہم نہ کرنے کے معاملے کی ہائی کورٹ کے جج سے تفتیش شامل ہے۔ سکھ دیو سنگھ گوگامیڈی کے قتل کے خلاف راجستھان کے جے پور میں لوگوں نے احتجاج کیا۔ راشٹریہ راجپوت کرنی سینا نے راجستھان بند کا اعلان کیا ہے اور جے پور میں کاروباری تنظیموں نے بھی بند کی کال دی ہے۔ شہر میں چلنے والی لو فلور بسوں کا آپریشن روک دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ اسکول بھی بند کر دیے گئے ہیں۔ وہیں راجستھان میں پولیس نے کرنی سینا کے صدر سکھ دیو سنگھ گوگامیڈی کے قتل کیس میں کارروائی کی ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں ہریانہ سے دو لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ پولیس نے قاتلوں کے ساتھ آئے نوین کے موبائل فون سے حقائق اکٹھے کر لیے ہیں۔ معلومات کے مطابق، قتل کے ملزم نوین کو اپنے ساتھ گوگامیڈی کے گھر لے گئے تھے۔ نوین کی موت کے بعد پولیس نے اس کے اہل خانہ سے معلومات اکٹھی کی تھیں۔ جس کے بعد پولیس نے کارروائی کی۔ قابل ذکر ہے کہ گوگامیڈی کو منگل کی دوپہر جے پور میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ منگل کی دوپہر تقریباً ڈیڑھ بجے دو بدمعاش گوگامیڈی کے گھر پہنچے اور فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کے بعد قاتل فرار ہو گئے۔ اس واقعہ کے دوران حملہ آوروں نے نوین شیکھاوت کو بھی گولی ماردی جو ان کے ساتھ آیا تھا۔ گھر میں موجود ایک اور شخص شدید زخمی ہو گیا۔ روہت گودارا گینگ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ گوگامیڈی پر حملے کا پورا واقعہ گھر میں نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں ریکارڈ ہو گیا۔

انڈیا اتحاد: دہلی میں لوک سبھا انتخاب کی اسٹریٹجی کے لیے ہوئی میٹنگ، کئی لیڈران کی شرکت

اپوزیشن اتحاد انڈیا (انڈین نیشنل ڈیولپمنٹل انکلوسیو الائنس) میں شامل سیاسی پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ نے بدھ کے روز دہلی میں ایک میٹنگ کی جس میں حال کے اسمبلی انتخابات کے نتیجوں کے بعد پیدا حالات اور 2024 کے لوک سبھا انتخاب کے مدنظر آگے کی اسٹریٹجی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ میٹنگ کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں حزب مخالف لیڈر ملکارجن کھڑگے کی رہائش پر ہوئی۔ میٹنگ میں کانگریس پارٹی سے ملکارجن کھڑگے کے علاوہ راہل گاندھی اور جئے رام رمیش، ڈی ایم کے سے ٹی آر بالو، سماجوادی پارٹی سے رام گوپال یادو، جاوید علی خان و ایس ٹی حسن، عآپ سے راگھو چڈھا، جنتا دل یو سے راجیو رنجن سنگھ عرف للن سنگھ، آر جے ڈی سے فیاض احمد، این سی پی سے وندنا چوہان، راشٹریہ لوک دل سے جینت چودھری، جے ایم ایم سے مہوا ماجھی، سی پی آئی سے ونئے وشوم اور کچھ دیگر لیڈران شامل ہوئے۔

ہندوستان سے دبئی جا رہے طیارہ کی پاکستان میں ایمرجنسی لینڈنگ

کراچی:6/ ڈسمبر (ایجنسیز) ہندوستان سے دبئی روانہ ہوئے اسپائس جیٹ طیارہ کی پاکستان میں ایمرجنسی لینڈنگ کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 5 دسمبر کی دیر شب تقریباً 9.30 بجے اسپائس جیٹ ایئرلائنس کے ایک طیارہ کی کراچی میں ایمرجنسی لینڈنگ کرائی گئی۔ اس ایمرجنسی لینڈنگ کی وجہ تکنیکی خامی نہیں تھی، بلکہ ایک مسافر کی طبیعت ناساز ہونے کے بعد ایمرجنسی لینڈنگ کا فیصلہ لیا گیا۔ اسپائس جیٹ نے اس بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ طیارہ بوئنگ 737 احمد آباد سے دبئی جا رہا تھا۔ اسی درمیان ایک 27 سالہ مسافر دھاکھال درمیش کا شگر لیول کم ہونے کی وجہ سے انھیں دل کا دورہ پڑ گیا۔ اس کے بعد طیارہ کو پاکستان کے کراچی کی طرف موڑ دیا گیا۔ یہاں میڈیکل ٹیم نے مسافر کو ایمرجنسی طبی امداد دی۔ علاج کے بعد مسافر ٹھیک ہو گیا اور طیارہ دوبارہ دبئی کے لیے روانہ ہوا۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ 24 نومبر کو بھی اسی طرح کا معاملہ پیش آیا تھا۔ تب انڈیگو ایئرلائنس کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ سعودی عرب سے حیدرآباد جانے والے انڈیگو طیارہ میں میڈیکل ایمرجنسی آ گئی تھی۔ فلائٹ میں ایک مسافر کی طبیعت بگڑ گئی تھی جس کے سبب انھیں فلائٹ کو پاکستان کے کراچی میں ایمرجنسی لینڈنگ کرانی پڑی تھی۔ حالانکہ مسافر کی جان نہیں بچ پائی تھی۔

امیر ممالک میں 20 فیصد سے زائد غریب بچے

لندن:6/ ڈسمبر (ایجنسیز) دنیا کے چند امیر ترین ممالک میں 2014 اور 2021 کے درمیان بچوں کی غربت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ یہ معلومات یونیسیف انوسینٹی (Innocenti معصومیت کے لئے اطالوی لفظ) گلوبل آفس آف ریسرچ اینڈ فارسائٹ (تحقیق اور دور اندیشی کا عالمی دفتر) کی ایک رپورٹ میں فراہم کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، فرانس، آئس لینڈ، ناروے، سوئٹزرلینڈ اور برطانیہ نے 2014-2021 کے درمیان بچوں کی غربت میں تیزی سے اضافہ دیکھا۔ دوسری جانب لٹویا، لتھوانیا، پولینڈ اور سلووینیا میں سب سے زیادہ کمی واقع ہوئی۔ یورپی یونین اور آرگنائزیشن فار اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈیولپمنٹ (او ای سی ڈی) کے 40 امیر ترین ممالک میں 29 کروڑ 10 لاکھ بچوں کی کل آبادی میں سے 2021 کے آخر تک 6 کروڑ 90 لاکھ بچے یا پانچ میں سے ایک سے زیادہ غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ بچے ایسے گھرانوں میں رہ رہے ہیں جو اوسط قومی آمدنی کا 60 فیصد سے کم کماتے ہیں۔ یونیسیف انوسینٹی کے ڈائریکٹر بو وکٹر نیلنڈ نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے بچے غذائیت سے بھرپور خوراک، کپڑے، اسکول کے سامان، یا گھر کے بغیر بڑے ہو رہے ہیں۔ یہ صورتحال حقوق کی تکمیل کو روکتی ہے اور خراب جسمانی اور ذہنی صحت کا باعث بن سکتی ہے۔ سال 2012 کے بعد سے سب سے بڑی ناکامیاں کچھ امیر ترین ممالک میں دیکھی گئی ہیں۔ برطانیہ نے بچوں کی غربت میں 6.19 فیصد اضافہ دیکھا - یا 5 لاکھ اضافی بچے، اور فرانس کی شرح 4.10 فیصد بڑھ گئی۔ امریکہ میں غریب بچوں کی تعداد میں 6.7 فیصد کمی آئی ہے لیکن اب بھی چار میں سے ایک سے زیادہ بچے نسبتاً غربت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اور 2019-2021 میں غربت کی شرح ڈنمارک کے مقابلے میں دوگنا زیادہ تھی، وہ ملک جس کی فی کس آمدنی امریکہ جیسی ہے۔ امریکہ میں، 30 فیصد افریقی امریکی بچے اور 29 فیصد مقامی امریکی بچے قومی غربت کی لکیر سے نیچے رہتے ہیں، اس کے مقابلے میں 10 میں سے صرف ایک غیر ہسپانوی سفید فام بچے غربت میں ہیں۔ یورپی یونین میں، غیر یورپی یونین قومیت والے والدین کے بچوں کے غربت میں رہنے کا امکان 4.2 گنا زیادہ ہے۔ رپورٹ نے سروے کیے گئے ممالک میں بچوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے سیاسی عزم اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ کسی ملک کی دولت خود بخود اس کے بچوں کو غربت سے نہیں نکالتی۔ بچے غربت کے نتائج زندگی بھر بھگت سکتے ہیں۔ جو بچے غربت کا شکار ہوتے ہیں ان کے اسکول مکمل کرنے کے امکانات کم ہوتے ہیں اور بالغ ہونے پر وہ کم اجرت حاصل کرتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، کچھ ممالک میں، محروم علاقے میں پیدا ہونے والے شخص کی زندگی ایک امیر علاقے میں پیدا ہونے والے شخص سے آٹھ سے نو سال کم رہنے کا امکان ہے۔ رپورٹ میں غربت کے خطرات میں عدم مساوات کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ 38 ممالک کے دستیاب اعداد وشمار کے مطابق، اکیلے والدین کے خاندان میں رہنے والے بچوں کے دوسرے بچوں کے مقابلے میں غربت میں زندگی گزارنے کے امکانات تین گنا سے زیادہ ہیں۔ معذور اور اقلیتی یا نسلی پس منظر والے بچے بھی اوسط سے زیادہ خطرے میں ہیں۔ نتائج کے مطابق، 2012 سے 2019 کے درمیان ان ممالک میں مستحکم اقتصادی ترقی دیکھی گئی، جس نے 2008 سے 2010 کی کساد بازاری کے اثرات سے نکلنے کا موقع فراہم کیا۔ تاہم، جبکہ اس دوران کئی ممالک نے بچوں کی غربت کو کم کیا، کچھ امیر ترین ممالک نے سب سے بڑی پسماندگی کو دیکھا۔ ایک جیسی قومی آمدنی سطح کے حامل ممالک جیسے سلووینیا اور اسپین میں بچوں کی غربت کی شرح میں واضح فرق ہے، بالترتیب 10 فیصد اور 28 فیصد۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کسی ملک کی دولت سے قطع نظر بچوں کے حالات زندگی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

مہنگائی کے دور میں آمدنی اٹھنی بھی نہیں اور خرچہ روپیہ! مایاوتی

لکھنؤ: بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ مایاوتی نے بدھ کو باباصاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو ان کی برسی کے موقع پر خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مرکزی حکومت کی 'پردھان منتری غریب کلیان انا یوجنا' پر نکتہ چینی کی۔ امبیڈکر کو ان کے 67 ویں پرینیروان دیوس※ پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے، بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، "تقریباً 140 کروڑ کی وسیع آبادی والے ہندوستان کے غریبوں، مزدوروں، دلتوں، آدیواسیوں، انتہائی پسماندگان سمیت نظر انداز کئے گئے 'بہوجنوں' کے مسیحا اور ملک کے انسان دوست اور مساوات پسند آئین کے خالق، بھارت رتن باباصاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو ان کے پرینروان دیوس※ پر زبردست خراج عقیدت۔" انہوں نے مزید لکھا، "ملک کے 81 کروڑ سے زیادہ غریبوں کو کھانا کھلانے کے لیے سرکاری خوراک پر انحصار کرنے کی حالت نہ تو آزادی کا خواب تھا اور نہ ہی ان کے لیے فلاحی آئین بناتے وقت باباصاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے یہ سوچا تھا، یہ صورت حال انتہائی افسوس ناک ہے۔" سابق وزیر اعلیٰ نے لکھا کہ "ملک میں روزی روٹی کی کمی اور مہنگائی کے حملے کی وجہ سے آمدنی اٹھنی بھی نہیں ہے لیکن خرچہ روپیہ ہونے کے سبب غریبوں، مزدوروں، چھوٹے تاجروں، کسانوں، متوسط اور تمام محنت کشوں کی حالت پریشان کن اور تشویشناک ہے۔"

دکن میں قطب دکنؒ کی خانقاہی خدمات

ازقلم: مفتی عبدالمنعم فاروقی 9849270160

جنوبی ہند کے معروف عالم دین ومرشد کامل قطب دکن حضرت مولانا شاہ محمد عبدالغفور قریشیؒ تلمیذ رشید وخلیفہ اجل شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ جنوبی ہند اور خصوصاً حیدرآباد دکن (سابقہ ریاست نظام دکن) کے ان ممتاز فضلاء میں شمار کئے جاتے ہیں جنہوں نے دارالعلوم دیوبند میں اپنے وقت کے جبال علم کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا، تعلیم سے فراغت کے بعد قطب دکنؒ نے اپنے مشفق استاذ شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جو اس وقت دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، اکابر کی یادگار اور ان کے علمی وروحانی ورثے کے جانشین تھے کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور تعلیمات شیخ پر عبادت وریاضت کے ذریعہ طریقت ومعرفت کے منازل طے کرتے ہوئے ۱۳۷۳ھ میں اجازت وخلافت سے سرفراز کئے گئے، درحقیقت شیخ الاسلامؒ نے قطب دکنؒ کو سرزمین دکن کے لئے اپنے خلیفہ و جانشین کا انتخاب فرمایا تھا یہی وجہ تھی کہ شیخ الاسلامؒ اپنے شاگرد رشید اور محبوب خلیفہ پر مکمل اعتماد فرمایا کرتے تھے بلکہ ان کے دست کو اپنا دست فرما کر لوگوں کو ان ہی سے اصلاح وتربیت لینے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قطب دکنؒ کو علوم ظاہری و باطنی دونوں کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا، آپؒ کی علمی صلاحیت، ماہرانہ خطابت، عاجزانہ طبیعت، شاکرانہ و صابرانہ مزاج اور بلند پایہ استقامت کے پیچھے شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی مخلصانہ ومربیانہ تربیت کارفرما تھی، شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی خصوصی توجہ اور تربیت نے آپ کو ہر میدان کا شہسوار بنا دیا تھا، معمولات اوراد ووظائف، ریاضات ومجاہدات اور ذکر وشغل کی کثرت نے آپ کے قلب کو منور کر دیا تھا، آپؒ کی ذات پر اپنے شیخ کا رنگ غالب تھا یہی وجہ تھی کہ آپ نے جنوبی ہند اور خاص کر ارض دکن میں جہاں ایک طرف مدارس دینیہ ومکاتب قرآنیہ کا قیام عمل میں لا کر اس کے ذریعہ نونہالان ملت کو تعلیم قرآن سے جوڑنے کا اہم کام کیا تو دوسری طرف اکابر کے نہج پر جگہ جگہ خانقاہی نظام کو فروغ دے کر لوگوں کو حقیقی تصوف (جسے قرآن وحدیث کی اصطلاح میں احسان وتزکیہ سے تعبیر کیا گیا ہے) سے آراستہ و پیراستہ فرما کر بے شمار لوگوں کے قلوب کی اصلاح کا گراں قدر فریضہ انجام دیا، نامساعد حالات کے باوجود آپؒ نے امت مسلمہ کی تعلیم وتعمیر اور اصلاح وتربیت کا فریضہ جس قدر حسن وخوبی کے ساتھ فریضہ انجام دیا اس کی تاریخ میں بہت ہی کم مثالیں ملتی ہیں۔ قطب دکنؒ نے خانقاہی نظام کے ذریعہ جنوبی ہند کے طول وعرض میں (قرآن وحدیث سے ماخوذ) حقیقی تصوف کو نہایت واضح ودلنشین اور آسان پیرائے میں پیش فرماتے ہوئے لوگوں کو اس سے جوڑ کر ان کی اصلاح وتربیت فرمائی، سلوک وتصوف دراصل اصلاح نفس کا قرآنی نسخہ اور نبوی تعلیمات کا لازمی حصہ ہے مگر افسوس کہ بعض جاہل دین سے ناواقف اور نبوی تعلیمات سے بے خبر نام نہاد صوفیوں نے اس میں بے اصل چیزوں کو شامل کر کے اسے بدنام کیا ہے اسی لئے سلوک وتصوف سے ناواقف بعض تعلیم یافتہ حضرات اس عظیم کام کو شریعت کے خلاف سمجھ کر اس سے متنفر ہونے لگے، حالانکہ طریقت کوئی الگ چیز نہیں بلکہ شریعت ہی کا ایک حصہ ہے، حضرت قطب دکنؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "طریقت، شریعت کے بغیر ایسی ہی ہے جیسے روح کے بغیر جسم"، چونکہ پورے جسم پر دل کو بادشاہت حاصل ہے اور کام کے کرنے نہ کرنے میں سارے اعضاء دل کے ارادہ کے تابع و پابند ہوتے ہیں اور دل کے بگڑنے اور سنورنے کا اثر تمام اعضاء پر ہوتا ہے اسی لئے شریعت نے بھی اعمال کی قبولیت کا مدار دل کی درستی وحسن نیت پر رکھا ہے، نبی اکرمؐ نے دل کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: بے شک بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ جب وہ سنورتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑتا ہے تو تمام بدن بگڑ جاتا ہے۔ یاد رکھو! کہ وہ "دل" ہے (مسلم: ۴۱۷۸)۔ قطب دکنؒ عوام وخواص ہر دو کی توجہ اس جانب مبذول کرواتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ "اصلاح باطن جس کا حاصل اخلاص وللہیت ہے جس پر سارے ہی اعمال کا مدار اور آخرت میں جنت وجہنم میں داخلہ کا سبب ہے ہر صاحب ایمان کے لئے نہایت ضروری ہے" اور بطور دلیل کے یہ آیت مبارکہ پیش فرماتے تھے جس میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: یقیناً فلاح پا گیا جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا جس نے اس کو خاک میں ملا دیا (الشمس، ۹، ۱۰)۔ قطب دکنؒ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں لفظ "من" سے ہر ایک پر تزکیہ نفس کو ضروری قرار دیا، پھر آگے حدیث سے مثال دے کر بتاتے کہ کس طرح قیامت کے دن ریاکار عالم، سخی اور شہید کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ علم اور علم کی خدمت یا پھر مال و مال کی خدمت یا شہید کی شہادت) اگر نفس سے ملی ہوئی ہوگی تو یہ محنت عالم کو حشر میں کام نہیں دے گی، بلکہ جہنم میں لیجائے گی اس لئے (سب کے لئے اور) خصوصیت سے عالم کے لئے تزکیہ نفس ضروری ہے۔ تزکیہ وتصفیہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کا ایک نہایت اہم جزو ہے، قرآن مجید میں نبی اکرمؐ کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک تزکیہ بھی بتایا گیا ہے، سورۂ آل عمران میں ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر (بڑا) احسان فرمایا، جب کہ انہیں میں سے ایک ایسے (عظیم الشان) پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں (اور احکام) پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور (ظاہری اور باطنی گندگیوں سے) ان لوگوں کی صفائی کرتے ہیں اور ان کو کتاب (الٰہی) اور سمجھ کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور بالیقین یہ لوگ (آپ ﷺ کی بعثت سے) پہلے صریح گمراہی یعنی کفر وشرک میں مبتلا تھے۔ قطب دکن فرمایا کرتے تھے کہ ہر مسلمان پر نبی اکرمؐ کا اتباع لازم ہے، اطاعت نبوی کے بغیر کوئی بھی شخص خدا کا تقرب اور ولایت کا مقام حاصل نہیں کرسکتا، آدمی جب اس بات کی کوشش میں لگ جاتا ہے کہ عبادات کے علاوہ عادات میں بھی وہ نبی اکرمؐ کا متبع بنجائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء کے ساتھ ساتھ دل پر ایسا گہرا اثر پڑتا ہے کہ جس کی وجہ سے دل اخلاق رذیلہ سے متنفر اور خصائل حمیدہ سے متصف ہوجاتا ہے اور پھر دل میں ایک ایسی روشنی پیدا ہوجاتی ہے جو طاعات ومعصیت میں فرق وامتیاز کرنے لگتی ہے، عبادات میں مٹھاس معلوم ہوتی ہے، یاد الٰہی اور ذکر وشغل سے حد درجہ انس پیدا ہوجاتا ہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی یاد الٰہی سے غفلت اور اطاعت رسول اکرمؐ سے دوری اس پر بجلی بن کر گرنے لگتی ہے چنانچہ اسی طرح کی کیفیت پیدا کرانے کو تزکیہ اور اصلاح نفس کہا جاتا ہے۔ قطب دکنؒ فرماتے تھے کہ نبی اکرمؐ نے سب سے پہلے اپنے زیر تربیت اشخاص یعنی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے نفوس کی اصلاح اور ان کے قلوب کا تزکیہ فرمایا، آپؐ کی پاکیزہ صحبت اور کامیاب تربیت نے صحابہ کرام کے ظاہر کے بعد ان کے باطن کو بھی مزکی، مجلی اور مصفی کر دیا تھا، اسی کا اثر تھا کہ وہ حضرات شیطان کے فتنوں اور نفس کے مکر وفریب سے محفوظ رہے، یہی وجہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کے متعلق فرمایا کہ: جو شخص اقتداء کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ اصحاب رسولؐ کی اقتداء کرے کیونکہ یہ حضرات ساری امت سے زیادہ اپنے قلوب کے اعتبار سے پاک اور علم کے اعتبار سے گہرے اور تکلف وبناوٹ سے دور اور عادات کے اعتبار سے معتدل اور حالات کے اعتبار سے بہتر ہیں۔ یہ وہ قوم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی صحبت اور دین کی اقامت کے لئے پسند فرمایا ہے۔ تو تم ان کی قدر پہچانو اور ان کے آثار کا اتباع کرو کیونکہ یہی لوگ مستقیم طریق پر ہیں (شرح السفارینی للدرۃ المضیئۃ: ج ا ص ۱۲۴) یہ تو نبی اکرمؐ کی صحبت بابرکت اور کمال تربیت کا نتیجہ تھا کہ جس نے صحابہؓ کو کندن بنا دیا تھا اور انہیں اصلاح قلب اور تزکیہ نفس کے سلسلہ میں ریاضات ومجاہدات کی ضرورت نہیں پڑی۔ مشکوٰۃ نبوت سے دوری، خیر القرون سے بُعد اور مادیت کے اختلاط کی وجہ سے بعد والوں کو اس راہ میں ریاضات و مجاہدات سے کام لینا پڑا، لہٰذا اسے مستقل فن کی شکل دے کر قرآن وحدیث کی روشنی میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں اور تزکیہ نفس واصلاح قلب کے لئے باضابطہ خانقاہی نظام قائم کیا گیا تا کہ لوگ یہاں آ کر تعلیم دین کی طرح اپنے باطن کی اصلاح وتربیت کرسکیں، فن فقہ کی طرح اس فن کے بھی چار امام زیادہ مشہور ہوئے (۱) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (۲) حضرت شیخ شہاب الدین سُہروردیؒ (۳) حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور (۴) حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندیؒ، ان حضرات مشائخ سے پہلے اور بعد میں بھی بہت سے مشائخین اپنے اپنے زمانہ اور علاقہ میں ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کے اسلام لانے اور گمراہی سے راہِ ہدایت پر آنے کا ذریعہ بنے اور ان کی کامیاب دینی جد جہد کے نتیجہ میں بے شمار علاقے نور ایمان سے جگمگا اُٹھے۔ جس طرح مدارس اسلامیہ میں مختلف علوم وفنون کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان سب کا مقصد قرآن وحدیث کو سمجھنا ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ شریعت پر عمل پیرا ہونا ہوتا ہے، اسی طرح خانقاہوں میں بھی طالبان علوم معرفت کو شیوخ اصلاح باطن کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ باتیں بتاتے ہیں جن سے نفوس کا تزکیہ ہوتا ہے اور وہ باتیں بتاتے ہیں جن سے نفوس کو بچانا ہوتا ہے تا کہ اس کے عمل میں اخلاص پیدا ہو اور اسے عبادات واطاعات کے ذریعہ قرب خداوندی حاصل ہوجائے جس کا وہ اور ہر ایک مومن متمنی ہوتا ہے۔ جس طرح اہل علم حضرات طالبوں کو علوم وفنون میں مہارت کی تعلیم دیتے ہیں اسی طرح مشائخین وصوفیہ اپنے زیر تربیت لوگوں کو اخلاق حمیدہ اختیار کرنے اور اخلاق رذیلہ سے بچنے کی عملی تربیت دیتے ہیں، اخلاق فاضلہ: توکل، صبر، شکر، قناعت شجاعت، ایثار، حلم، عفو، تواضع، احسان، شفقت، تسلیم، رضا، امانت، خوف رجاء، صدق، اور اخلاص کا نام ہے، اور اخلاق رذیلہ: بخل، حسد، غضب، حقد، حرص، کذب، ریا، جدال عجب، تکبر، غیبت، چغلی اور حب جاہ کا نام ہے، قرآن وحدیث میں اخلاق حسنہ اختیار کرنے اور اخلاق سیئہ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قطب دکنؒ نے سرزمین دکن ہی میں نہیں بلکہ تقریباً پورے جنوبی ہند میں اکابر کے نہج پر خانقاہی نظام کا احیاء فرمایا ہے، آپؒ نے خانقاہی نظام کا احیاء فرما کر لوگوں کو معرفت حق سے جوڑنے کی بھرپور سعی فرمائی، ساتھ ہی ان تمام چیزوں سے بچانے کی بھی سعی فرماتے رہے جو بدقسمتی سے سلوک وتصوف کے نام پر اس میں جوڑ دی گئی ہیں، آپؒ نے ذکر وسلوک کی مجالس کے ذریعہ تعلیمات عرفان کو عام فرمایا، آپؒ مجالس ذکر میں اپنے دلنشین عالمانہ، عارفانہ وناصحانہ وعظ میں ذکر وشغل کی فضیلت واہمیت بیان فرماتے، سنت رسولؐ کی عظمت سے دلوں کو روشن فرماتے، بدعات وخرافات کی قباحت وشناعت کو اجاگر کرتے اور دنیا کی حقیقت بتا کر انہیں آخرت کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت قطب دکنؒ کی اصلاحی وتربیتی مجالس کو غیر معمولی مقبولیت عطا کی تھی، آپؒ کی مجلس گویا تعلیمات علم وعرفان کی عظیم درسگاہ تھی جہاں ہر دم طالبان حق کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا تھا، آپؒ کی مجالس میں لوگ پروانوں کی طرح سمٹ کر آیا کرتے تھے اور آپ کے عارفانہ مواعظ سے فیض یاب ہوکر اپنے قلوب کو محبت الٰہی سے منور کرتے تھے، چونکہ شیخ الاسلامؒ نے اپنی راست نگرانی میں آپؒ کی تربیت کی تھی اس لئے آپ کی شخصیت میں انہیں کی جھلک نمایاں طور پر نظر آتی تھی، آپؒ کو اپنے شیخ کے ذریعہ جس سرعت کے ساتھ باطنی کیفیات وترقیات حاصل ہوئی تھیں انکو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے، بس مختصراً یوں کہا جاسکتا ہے کہ اس زمانہ میں ارض دکن کو ایک ایسے شیخ کامل کی ضرورت تھی، جو مجاہدات کا عادی ہو، نورانیت سے بھرپور ہو، نبض شناس، عالی ہمت اور بلند حوصلہ ہو محبت وشفقت کا پیکر ہو، جو خانقاہی نظام کے احیاء کا کام جانتا ہو اور طریقت کو شریعت کے تابع بنا کر سلوک وتصوف کی خدمت کا فن جانتا ہو، سو اللہ نے آپؒ کے ذریعہ اُسے پورا فرمایا، آپؒ کو طالبان حق کی تربیت کا ایک خاص ملکہ حاصل تھا جو بھی ایک مرتبہ آپ کی مجلس میں شریک ہوتا تو اُسے آپ سے ایسی انسیت ہوجاتی تھی کہ وہ ہمیشہ کے لئے مجلس کاممبر بن جاتا تھا، پھر دھیرے دھیرے اُسے علانیہ محسوس ہونے لگتا کہ اس کے دل کی دنیا بدل رہی ہے، چنانچہ آپؒ نے قوت روحانی، نور باطنی اور مواعظ حسنہ کے ذریعہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں دلوں کو گرمایا اور ان کے قلوب میں معرفت الٰہی کی شمع روشن کی، آپؒ نے دن ورات، صبح وشام جہد مسلسل کے ذریعہ دور دور تک لوگوں کی اصلاح وتربیت فرمائی، آپؒ نے تلنگانہ وآندھرا، مہاراشٹرا وکرناٹک اور ٹملناڈو بلکہ تقریباً پورے جنوب میں باضابطہ خانقاہی نظام کو جاری وساری فرما کر لاکھوں جسموں میں شریعت کے ساتھ طریقت کی روح بھی پھونک دی، بے شمار زبانوں کو ذکر الٰہی سے منور اور ان گنت دلوں کو معرفت الٰہی سے معمور فرما دیا۔

قطب دکنؒ نے اصلاح وتربیت کے لئے کوئی خاص مقام متعین نہیں فرمایا تھا بلکہ آپؒ جس جگہ قیام فرماتے تھے وہیں پر بیٹھ کر تعلیم وتربیت اور اصلاح نفوس کا فریضہ انجام دیتے تھے، حضرت قطب دکنؒ اپنے دادا معلم الانس والجن، شمس العلماء حضرت مولانا محمد قاسم قریشی منصبدارؒ کے قائم کردہ ادارہ "قاسم العلوم او دگیر" کی نشاۃ ثانیہ سے قبل مختلف علاقوں اور شہروں میں دینی مدارس کا جال پھیلایا اور ان کے ذریعہ اشاعت دین کی وہ غیر معمولی خدمت انجام دی کہ جسے انجام دینے کے لئے ایک منظم جماعت درکار ہوتی ہے، حضرت قطب دکنؒ جہاں جہاں دینی درسگاہیں قائم فرمائی وہیں پر اصلاحی وتربیتی مجالس کے ذریعہ خانقاہی نظام بھی چلایا، آپؒ مدارس اسلامیہ کے ذمہ داران سے فرمایا کرتے تھے کہ تعلیم کے ساتھ تزکیہ بھی ضروری ہے، تزکیہ کے بغیر علمی مہارت بسا اوقات آدمی کو گمراہی تک پہنچا دیتی ہے، اس لئے صلاحیت کے ساتھ صالحیت بھی ضروری ہے، صلاحیت حصول علم سے پیدا ہوتی ہے اور صالحیت صالحین کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے اور صحبت ہی سے نفس کا تزکیہ وتصفیہ ہوتا ہے جو عبادات کی جان ہے اور اسی پر قبولیت کا مدار ہے۔

قطب دکنؒ نے اپنے مریدین کے اصرار اور طالبان علوم احسان کی یکسوئی کی خاطر علمی وادبی شہر حیدرآباد میں ۱۹۸۳ء باضابطہ خانقاہ کے لئے اراضی خریدی اور اس میں حسب ضرورت تعمیر فرما کر اسے "خانقاہ چشتیہ صابریہ" سے موسوم کیا، قطب دکنؒ کے فرزند اکبر راقم الحروف کے والد گرامی دکن کے ممتاز عالم دین، عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد اظہار الحق قریشی چشتی صابری مظفر قاسمی مدظلہ العالی سابق استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد اس وقت وہ حضرت قطب دکنؒ کے ہمراہ موجود تھے کے حالات کو بیان کرتے ہیں کہ خانقاہ چشتیہ صابریہ کی مستقل عمارت کی تعمیر کے بعد تو مستفیدین کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہونے لگا تھا، خانقاہ چشتیہ صابریہ میں لوگ دور دراز سے آکر قیام کرنے لگے تھے، خانقاہ میں روزانہ ذکر جہری ہوتا تھا، خانقاہ میں مقیم افراد کے علاوہ قرب وجوار کے لوگ بھی مجلس ذکر میں حاضر ہوتے تھے، لوگوں کی زندگیوں میں اور خصوصاً قلبی کیفیت میں نمایاں فرق دیکھا جانے لگا تھا، لوگ اپنے ظاہر کو سنت نبوی سے مزین کرتے ہوئے اپنے باطن کو مزکیٰ کرتے تھے، حضرت قطب دکنؒ جن ایام میں خانقاہ میں ہوتے تھے تو اس وقت لوگوں کا ایک ہجوم ہوتا تھا، حضرت قطب دکنؒ کے علوم ومعارف سے بھرپور خطابات سے لوگ مستفید ہوتے تھے اور کبھی کسی ایک عنوان پر خطاب شروع ہوتا تھا تو کم وبیش تہجد تک اس کا سلسلہ جاری رہتا تھا، خلف اکبر حضرت قطب دکن مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ اس سنہری دور کو میں جب بھی یاد کرتا ہوں تو مبارک یادیں تصویر بن کر میری نگاہوں کے سامنے آجاتی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ حضرت قطب دکنؒ کے دور کی مجالس کی نورانی وروحانی کیفیات کو میں آج بھی اپنے قلب میں موجود پاتا ہوں اور اس سے محظوظ ہوتا ہوں۔ قطب دکنؒ کے فرزند اکبر وخلیفہ مجاز راقم الحروف کے والد گرامی فرماتے ہیں کہ الحمدللہ مجھے بلا ناغہ سالہا سال حضرت قطب دکنؒ کے ساتھ سفر وحضر میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی، اس دوران حضرت قطب دکنؒ کا بہت قریب سے مشاہدہ کیا، آپؒ کو امت کی تعلیم وتربیت اور اصلاح کی جس قدر فکر تھی بہت کم لوگوں میں وہ فکر پائی جاتی ہے، مسلسل اصلاحی اسفار نے آپؒ کو کمزور اور نحیف کر دیا تھا، آپؒ جسمانی لحاظ سے تو کمزور ہو چکے تھے مگر روحانی اعتبار سے بالکل چاق وچوبند تھے، آپؒ آرام اور طعام کی پرواہ کئے بغیر اصلاحی مجلسوں کے ذریعہ لوگوں کو روحانی غذا پہنچاتے تھے، آپؒ کی سرپرستی میں جنوبی ہند کے مختلف شہروں میں "مجلس ذکر وسلوک" اور "اجتماع ذاکرین وسالکین" کے عنوان پر ایک روزہ، دو روزہ اور سہ روزہ مجالس کا انعقاد عمل میں لایا جاتا تھا، ان مجالس میں حضرت قطب دکنؒ، مقامی صاحب نسبت علمائے کرام اور آپؒ کے شاگرد وخلفاء خطاب فرماتے تھے، حضرت قطب دکنؒ کے حکم پر مجھے (حضرت مولانا شاہ محمد اظہار الحق قریشی چشتی صابری مدظلہ العالی) کو بھی اجتماع سے خطاب کی سعادت حاصل ہوتی تھی بلکہ بعض اوقات اور خاص کر پیرانہ سالی میں تفصیلی خطاب میرا ہی ہوتا تھا اور آخر میں حضرت قطب دکنؒ حسب بشاشت روح پرور خطاب فرما کر اختتامی دعا فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا اپنا ہی انداز ہوتا ہے، ان کے قلوب جہاں معرفت سے لبریز ہوتے ہیں، وہیں ان کی عقل وفہم حکمت سے بھرپور ہوتی ہے، وہ انداز تربیت سے خوب واقف ہوتے ہیں، بسا اوقات انہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ مشکوٰۃ نبوت سے انہوں نے براہ راست حکمت کا درس لیا ہے، وہ اپنے متوسلین کے مزاج ومذاق کی رعایت کرتے ہوئے ان کی اصلاح وتربیت کرتے ہیں اور ایسا لطیف انداز اپناتے ہیں کہ جس سے تربیت بھی ہوجاتی ہے اور جس کی تربیت کی جارہی ہوتی ہے اسے گرانی بھی محسوس نہیں ہوتی۔ قطب دکنؒ کی تربیت کا انداز بھی کچھ ایسا ہی ہوا کرتا تھا، آپؒ کی خانقاہ اور مجلسوں میں ہر قسم اور ہر طرح کا مزاج رکھنے والے حاضر ہوتے تھے، آپؒ کو اگر کسی خاص شخص کو سمجھانا ہوتا تھا تو اس کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے عموماً تمام حاضرین کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کرتے تھے مگر طریقہ ایسا ہوتا تھا کہ مخاطب اسے سمجھ لیتا تھا اور کسی کو اس کی خبر بھی نہ ہوتی تھی، ایسا بہت کم سننے اور دیکھنے میں آیا ہوگا کہ کسی ولی اللہ کے آستانے پر کسی شیخ کامل نے لوگوں کی تربیت واصلاح اور دلوں کو گرمانے کے لئے مجلس ذکر منعقد کی ہو، بلکہ عموماً اولیاء اللہ کے آستانوں اور درگاہوں پر وہ نظارے دیکھنے میں آتے ہیں جن کا نہ شریعت سے واسطہ ہوتا ہے اور نہ ہی ان خوابگاہوں میں آرام کرنے والوں کی تعلیمات سے اسکے اشارات ملتے ہیں، ان خرافات کے پیچھے شیطان لعین کی شرارت ہوتی ہے یا پھر ان لوگوں کی کارستانی ہوتی ہے جن کا کچھ ذاتی ومالی مفاد پوشیدہ ہوتا ہے، یہ لوگ سیدھے سادھے، بھولے بھالے، شرعی علوم سے ناواقف اور تعلیمات اولیاء سے نابلد عقیدت مندوں کو صاحب مزار سے محبت وقربت نیز حصول مراد کا ذریعہ بتا کر وہ کام کرواتے ہیں اور بذات خود اس کی نگرانی کرتے ہیں جس کا دین اسلام میں تصور تک نہیں ہوتا، بلکہ ان ہوس پرستوں وزر کے پجاریوں نے آستانوں پر کئے جانے والے خرافات اور بے ہودہ عمل کو ایسا بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے کہ عامی لوگ اسے دین سمجھ بیٹھے ہیں اور اس پر نکیر کرنے والوں کو گستاخ اولیاء کی صف میں ٹھیرا کر کے ان پر عظمت اولیاء کے منکر ہونے کا لیبل لگا دیا ہے، قطب دکنؒ مجالس ذکر وسلوک کے لئے بھی بعض اولیاء کرامؒ کے آستانوں کا انتخاب فرماتے تھے اور وہاں ایک روزہ، دو روزہ یا پھر حسب سہولت سہ روزہ اصلاحی مجالس کا اہتمام فرمایا کرتے تھے جن میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگ شریک ہوکر استفادہ کیا کرتے تھے، بعض مقامات پر یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ انوار وبرکات سے بھرپور ان مجالس کو دیکھ کر زائرین کی ایک بڑی تعداد بھی شریک ہوجاتی تھی اور پھر مواعظ حسنہ کا ان کے قلوب پر ایسا اثر ہوتا تھا کہ وہ حلقہ ارادت میں شامل ہوجاتے تھے اور آگے چل کر شریعت کے سچے متبع بن جاتے تھے اور اولیاء کرامؒ سے عملی محبت میں غرق ہوکر زندگی کو حقیقی معنیٰ میں بندگی بنا لیتے تھے، اس طرح حضرت قطب دکنؒ کی حکمت عملی سے آستانوں کے مجاور نفس کے مجاہد اور دین اسلام کے سپاہی بن جاتے تھے، جو لوگ ابتداء میں حضرت قطب دکنؒ کے اس اقدام پر دبے الفاظ میں اعتراض کیا کرتے تھے مجلس ذکر وسلوک کے اختتام پر لوگوں میں نمایاں تبدیل دیکھ کر اعترافاً کہا کرتے تھے کہ یقیناً حضرت قطب دکنؒ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے وہ فہم وفراست عطا کی ہے جو ہر زمانے میں چند ہی مقرب بندوں کو دی جاتی ہے، ان کی حکمت برودت نے وہ انگارے بجھائے ہیں جنکو بجھانے کے لئے دریا بھی ناکام ہوچکے تھے، اسی لئے تو کہنے والوں نے کیا خوب کہا ہے کہ منزل پر پہنچنا صرف اس شخص کے لئے مقدر ہے جو رستے کے کانٹوں سے بچ کر نکلنے کا ہنر رکھتا ہے۔۔۔ بقیہ آئندہ

ایمان سے پیٹ نہیں بھرتا

ممتاز میر (76976376137)

کبھی ہم بھی نماز کے چور ہوا کرتے تھے۔ دن بھر میں ایک آدھ نماز کھا جاتے تھے۔ مگر دماغ میں یہ خیال اکثر گونجا کرتا کہ زندگی میں آخر ایسا کیا طوفان آئے گا کہ ہم پنج وقتہ نمازی بن جائیں گے۔ پھر مئی ۱۹۹۴ میں جیل گئے اور پنج وقتہ نمازی بن گئے۔ ہمارے نزدیک یہ جیل کی سب سے بڑی دین ہے۔ جیل جانے سے ہمیں اور بھی کئی فائدے ہوئے۔ ایمان میں بھی کچھ نہ کچھ اضافہ ہوا۔ جیل سے باہر آنے کے بعد شاذ ونادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ ہماری فجر قضا ہو جائے۔ اکثر فجر کی نماز کے بعد، کبھی پہلے بھی ہم قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ سب ہونے کے بعد ہم کچھ دیر آرام کرنے کے لئے لیٹ جاتے ہیں۔ اس آرام کے دوران قریباً روز ہی ہم میاں بیوی کے درمیان دین وملت کے مسائل پر گفتگو ہوتی ہے۔ "جماعت" کی زبوں حالی پر بھی آنسو بہائے جاتے ہیں۔ دو دن قبل محترمہ کہنے لگیں کہ دعا کرتی رہتی ہوں کہ ہمارا ایمان بھی غزہ والوں کی طرح ہو جائے۔ ہم نے کہا کہ یہ یہاں (بلکہ پورے برصغیر میں رہتے) ممکن نہیں۔ پوچھا۔ کیوں؟ ہم نے کہا اس کی وجہ ماحول ہے۔ دیکھئے، عرب ممالک میں نہ ان کے مرد مارے جا رہے ہیں نہ ان کی خواتین گھروں سے بھاگ رہی ہیں نہ شادی کے انتظار میں بوڑھی ہو رہی ہیں اس کے باوجود ان کے یہاں بآسانی نکاح ثانی ہوسکتا ہے۔ ہمارے یہاں روز ۵/۱۰ مسلمان مارے جا رہے ہیں۔ لڑکیاں گھروں سے بھاگ کر غیر مسلموں سے شادیاں کر رہی ہیں یا جہیز کی وجہ سے بوڑھی ہو رہی ہیں پھر بھی نکاح ثانی کو گناہ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں گے عرب ممالک میں لوگ صرف فرض نماز پڑھنے مسجد میں آتے ہیں۔ جس کے بعد کہیں بھی اجتماعی دعا نہیں مانگی جاتی۔ ہمارے یہاں پیشاب پاخانے سے لے کر دعا تک ہر کام مسجد میں کیا جاتا ہے۔ ہمارے یہاں جمعے کے خطبے بین الاقوامی مسائل پر ہوتے ہیں۔ جبکہ درجنوں مسائل مسجد کے اندر اور آس پاس موجود ہیں جس پر تھوڑی توجہ کی جائے تو اصلاح ہوسکتی ہے مگر ہمارے ائمہ اور خطبا امریکہ اور اسرائیل سے تو لڑ سکتے ہیں اپنے آس پاس کے لوگوں سے نہیں۔ اسی لئے ہم بنیان مرصوص نہیں بن سکتے اور ہماری ہوا اکھڑی ہوئی ہے۔ ہم جو تراویح پڑھتے ہیں یہ آج تک پتہ نہیں چل سکا کہ کہاں سے آئی ہے۔ حالت یہ ہے کہ اکثر لوگ عشاء کی فرض نہیں سنت نفل تراویح پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور ہمارے علما کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔ یہی معاملہ تین طلاق اور حلالے کا ہے۔ چلئے تین طلاق کے لئے تو احادیث کا سہارا لیا جاسکتا ہے مگر حلالے کا تو کہیں ذکر ہی نہیں۔ مگر یہ ہمارے علما ہی ہیں جو کہیں کہیں حلالے کرواتے ہیں۔ اب ہمارا تاثر ہماری قوم کے ارباب حل وعقد کے تعلق سے یہ ہے کہ ان کے ایمان کے لئے کوئی نیا درجہ تخلیق کرنا پڑے گا۔ یہ ہمارے ساتھ اکثر ہوتا ہے کہ جب ہم مسجد میں کسی کو کسی غلطی سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں تو لوگ ہمیں ہی اصلاح سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ائمہ اور علماء ممبئی کی زبان میں پتلی گلی سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فی الوقت ہم جہاں مقیم ہیں یہ مسلم اکثریتی تاریخی شہر ہے۔ ہمارے بچپن کے چند سال یہیں گزرے ہیں۔ اس وقت شہر کے امرا دولت لٹاتے تھے خواتین کو داشتہ بنا کر رکھتے تھے۔ ہم نے کبھی نہیں سنا نہ دیکھا کبھی کسی کو مسلمان امرا کا یہ فعل ناگوار لگا ہو۔ کسی نے اس پر غائبانہ ہی نفریں کی ہو۔ مگر ۱۵ اگست ۲۰۲۱ کو کہ جس دن طالبان کا کابل پر قبضہ ہوا شہر کی ایک بڑی مسجد میں سارے شہر کے علماء نے بھگوڑی مسلمان بچیوں کیلئے، یعنی جو گھروں سے بھاگ بھاگ کر غیر مسلموں سے شادیاں کر رہی ہیں ایک جلسہ منعقد کیا تھا۔ ہمارے نزدیک تو یہ مکافات عمل ہے۔ اور یہ بھی کوئی اچانک نہیں ہوا۔ اس کی وارننگ بھی ہم برسوں سے اپنے مضامین میں دے رہے تھے۔ تو یہ ہیں ہمارے علماء۔ اب ایک آخری تازہ اور ٹھوس مثال اس کی بھی دیتے ہیں کہ ہمارے علماء کرام کے نزدیک ایمان کی اہمیت کیا ہے؟ ہم واٹس ایپ کے درجنوں گروپ میں شامل ہیں۔ اس میں سب سے بڑا اور اہم گروپ "اہل نظر" کا ہے۔ اس گروپ کے شرکا کی تعداد ۱۵۰ ہے جس میں زیادہ تر شمالی ہند کے بڑے بڑے علما ودانشور ہیں۔ کچھ تو علی گڑھ کے پروفیسر بھی ہیں۔ اس میں جماعت اسلامی کی وہ ۲ نمبر کی شخصیت بھی ہے جس نے ہمارے نزدیک جماعت کی بربادی کی سپاری لی ہوئی ہے۔ لڑکیوں کے فرار کے اس دور میں جو خواتین کو مسجد میں لانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ معلوم نہیں حضرت عمرؓ فاروق کو ایسا کیا مسئلہ نظر آگیا تھا کہ انھوں نے چند ہی سالوں میں خواتین کے داخلے پر پابندی لگا دی تھی۔ خیر، ۲۰ نومبر کو اس گروپ میں کسی "شر پسند" نے اکل کنواں کی تعلیمی سلطنت کے مالک مولانا وستانوی کے فرزند کی ایک تصویر چند طنزیہ جملوں کے ساتھ گروپ میں ڈال دی۔ تصویر میں فرزند ارجمند کسی شیو سینک کے گھر شادی میں شریک دکھائے گئے ہیں۔ اس پر گروپ کے کچھ شرکا کا کہنا تھا کہ طنزیہ باتیں کرنا، کمنٹس کرنا الگ بات ہے اور تعلیمی ادارے چلانا دوسری بات، یا تعلیمی ادارے چلانا کمنٹس کرنے کی طرح منہ کا کھیل نہیں۔ اس سلسلے میں نمائندہ حمایت جماعت اسلامی کے ایک بڑے عالم دین کی تھی جو لکھنؤ میں مولانا مودودی کا مزار (ایجنڈا) بنا کر اس کی مجاوری کر رہے ہیں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اب جماعت میں ان لوگوں کا غلبہ ہے جو جماعت کو بڑی تیزی سے اپنے منطقی انجام کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ان صاحب کا کمنٹ ہم انہی کے الفاظ میں یہاں نقل کئے دیتے ہیں۔ "کمنٹ لکھنا آسان ہے کمنٹ وہی لوگ کرتے ہیں جو خالی گھر میں بیٹھے رہتے ہیں۔ وستانوی صاحب جیسا کام کیجئے۔ میڈیکل کالج چلائیے تب زمینی حقیقت اور ضرورت معلوم ہوگی کہ کہاں کہاں جانا پڑے گا"۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غزہ میں ہوتے تو حماس کو امریکہ اور اسرائیل کے آگے سجدہ کروا کر چھوڑتے۔ کیونکہ ملک چلانا تو کالج چلانے سے بھی زیادہ دشوار کام ہے۔ مگر ہمارا کمنٹ یہ تھا کہ ہاں ضرورت پڑے تو سرسوتی دیوی کی پوجا بھی کیجئے۔ ہماری طرح اکثریت کو معلوم ہوگا کہ اگر پولس کے کسی فرد سے غلطی ہو جائے تو وہ اسے کسی حال تسلیم نہیں کرتی اور اپنے بھائی کو بچانے کے لئے ہر جائز وناجائز دلیل وجواز دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ مگر ہم بھی کسی حال اسے تسلیم نہیں کرتے اور محکمہ پولس کو گالیاں دیتے ہیں۔ اب علما کرام کو گالیاں کون دے۔ ایمان خطرے میں نہیں پڑ جائے گا! درج بالا کمنٹ پر گروپ میں شامل درجنوں علما کرام میں سے کسی کے کانوں پر جوں نہیں رینگی تھی۔ درج بالا واقعے سے ہمیں جو سمجھ میں آیا وہ یہ کہ خود علما کرام کے نزدیک ایمان ایک الگ شئے ہے اور دنیا کے دیگر کام الگ۔ ایمان کو صرف گھر یا مسجد میں برتا جانا چاہئے۔ زندگی کے دیگر بڑے بڑے مسائل کے حل میں ایمان کی کوئی جگہ نہیں۔ ملت کی خدمت کے لئے کئے جانے والے بڑے بڑے کاموں میں ایمان کسی طرح کی کوئی مدد نہیں کرتا بلکہ اڑنگے لگاتا ہے۔ یہ بھی ایک وہم ہے کہ ہمارے بڑے بڑے لیڈر اور علما قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ وہ اپنی اور اپنے خاندان کے سوا کسی کی کوئی خدمت نہیں کر رہے ہیں۔ یہ ہیں وہ باتیں جن کی بنا پر ہم نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ برصغیر میں ایمان گھٹ تو سکتا ہے بڑھ نہیں سکتا۔

لوک سبھا انتخاب میں کامیابی کے لیے اپوزیشن ناممکن کو ممکن بنانے کا ہنر مودی سے سیکھ

عبیداللہ ناصر

پانچ ریاستی اسمبلیوں کے انتخابی نتائج نے سبھی سیاسی پنڈتوں، سیاسی مبصروں، سیفالوجسٹوں اور تجربہ کار ومعتبر صحافیوں کو ہی نہیں سٹہ بازار کے دھرندھروں کو بھی حیرت زدہ کر دیا ہے۔ کیونکہ ان میں سے کسی نے بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کی اس شاندار کامیابی کا اندازہ نہیں کیا تھا۔ ایگزٹ پول کے نتائج سامنے آنے کے بعد بھی ایک بڑے چینل کے ذمہ دار اور معتبر رپورٹر نے مدھیہ پردیش میں بی جے پی کی کامیابی پر شک ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں گاؤں گاؤں گھوم کر آیا ہوں، عام لوگوں سے بات چیت کی ہے اور ان میں سے کسی نے بھی ماما کی واپسی کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔ میرے بھتیجے نے اندور سے بتایا کہ اس کا ٹیکسی ڈرائیور کہہ رہا ہے کہ ماما تو مامی کے پاس گئے، مگر جب نتیجہ سامنے آیا تو لوگوں پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ نہ صرف بی جے پی نے چوتھی بار واپسی کی بلکہ شاندار کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح چھتیس گڑھ میں کانگریس نے گنتی کے کئی کئی راؤنڈ تک سبقت برقرار رکھی لیکن فائنل تک پہنچتے پہنچتے ہار گئی۔ یہاں کسی نے بھی کانگریس کی شکست کی امید نہیں کی تھی۔ راجستھان میں اگرچہ ریکارڈ ہی دوہرایا گیا ہے کیونکہ آج تک وہاں کوئی بھی حکومت دوسری بار واپس نہیں آئی ہے۔ مگر اس بار لگتا تھا کہ یہ ریکارڈ ٹوٹ جائے گا۔ بی جے پی کی یہاں کمزوری کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ مودی کو خوشامد کرکے وسندھرا راجے سندھیا کو انتخابی مہم میں شامل کرنا پڑا تھا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کامیابی کا پورا کریڈٹ وزیر اعظم نریندر مودی کو جاتا ہے، کیونکہ پارٹی نے تینوں ریاستوں میں کسی کو بھی بطور وزیر اعلیٰ نہیں پیش کیا تھا۔ یہاں تک کہ مدھیہ پردیش میں بھی کبھی نہیں کہا کہ شیوراج چوہان ہی پھر وزیر اعلیٰ ہوں گے۔ انتخابی پوسٹروں پر بھی ان کا چہرہ غائب تھا۔ چھتیس گڑھ میں بی جے پی کا سب سے اہم چہرہ سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر رمن سنگھ ہیں مگر وہ بھی بطور وزیر اعلیٰ نہیں سامنے لائے گئے تھے۔ پوری انتخابی مہم مودی کے ارد گرد ہی تھی۔ ظاہر سی بات ہے کہ اب وہ جسے چاہیں گے وزیر اعلیٰ نامزد کر دیں گے۔ وزیر اعظم کے طور پر اپوزیشن کا چہرہ کون ہوگا، یہ سوال بار بار پوچھنے والی میڈیا نے بی جے پی سے ایک بار بھی یہ سوال نہیں کیا تھا کہ ان ریاستوں میں اس کا وزیر اعلیٰ کون ہوگا۔ ویسے کانگریس کو تلنگانہ میں شاندار کامیابی ملی ہے۔ کرناٹک کے بعد تلنگانہ میں ملی کامیابی اس کے جنوبی ہند میں مضبوط ہونے کی نشانی ہے۔ دو ریاستیں راجستھان اور چھتیس گڑھ کھونے کے بعد ایک نئی ریاست اس کے حصے میں آگئی اور اس کے آنسو کسی حد تک کم ہوگئے۔ لیکن ہندی بیلٹ کی تین اہم ریاستوں میں اس کی شکست فاش سے 2024 کے پارلیمانی الیکشن کے لیے اس کی پوزیشن کمزور ہوگئی ہے۔ راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا کی محنت پر پانی پھرتا دکھائی دے رہا ہے۔ یہی نہیں ذات پر مبنی مردم شماری کے ایشو کو راہل گاندھی نے جس شدت سے اٹھایا اور جو طبقہ اس کا سب سے بڑا مستفید ہوتا اسی نے اپنے ہی طبقہ کے یعنی پسماندہ طبقہ کے وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت اور بھوپیش بگھیل کو ہروا کر کیا پیغام دیا۔ اس پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اتر پردیش میں خواتین کو 40 فیصد ٹکٹ دینے کا فیصلہ الٹے گلے پڑ گیا تھا۔ کچھ ایسا ہی ذات پر مبنی مردم شماری کے ایشو کے ساتھ بھی ہوا۔ اب تو انڈیا اتحاد میں بھی کانگریس کی پوزیشن کمزور ہوگئی ہے۔ بے دلی سے اس اتحاد میں شامل ممتا بنرجی اور اکھلیش یادو نے ابھی سے آنکھ دکھانی شروع کر دی ہے۔ یہاں تک کہ ممتا نے انڈیا اتحاد کی مجوزہ میٹنگ میں شرکت سے بھی انکار کر دیا ہے۔ کانگریس کی اس شکست کا تجزیہ کیسے کیا جائے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بھوپیش بگھیل اور اشوک گہلوت کے فلاحی کاموں میں کوئی کمی تھی۔ قابل ذکر یہ ہے کہ مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور راجستھان ریاستوں میں کانگریس کو ملے ووٹوں کا فیصد کافی اچھا ہے، مگر سیٹوں میں جو فرق ہے وہ بہت بڑا ہے۔ ووٹوں کا یہ فرق ظاہر کرتا ہے کہ کانگریس ان ریاستوں میں جوابی حملہ کرسکتی ہے کیونکہ ان ریاستوں میں اس کا تنظیمی ڈھانچہ اتر پردیش اور بہار کی طرح کمزور نہیں ہے۔ لیکن اس کے لیے جس نظریاتی مضبوطی، محنت، لگن، تال میل اور ایثار کے جذبہ کی ضرورت ہے۔ فی الحال اس کا فقدان نظر آرہا ہے۔ راجستھان میں اشوک گہلوت کو سچن پائلٹ برداشت نہیں، چھتیس گڑھ میں بھوپیش بگھیل کو سنگھ دیو برداشت نہیں، کمل ناتھ کا تو خیر بابا آدم ہی نرالا ہے۔ وہ سنگھیوں سے بڑے سنگھی بنے ہوئے ہیں۔ لگتا ہی نہیں کہ وہ اسی کانگریس کے لیڈر ہیں جس کا لیڈر راہل گاندھی ہر مشکل، ہر ظلم، ہر زیادتی جھیلتا ہوا آر ایس ایس اور مودی حکومت کے سامنے سینہ سپر ہے۔ کمل ناتھ ہندستان کو ہندو راشٹر بتاتے ہیں، بابا باگیشور جیسوں کے قدموں میں بیٹھتے ہیں جو کھلے عام اپنی تقریروں میں آر ایس ایس کے نظریہ کا پرچار کرتے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے دگوجے سنگھ نے خود کو پس پشت کرلیا تھا۔ اشوک گہلوت ہندو ووٹروں کو خوش کرنے کے لیے مقتول کنہیالال کو 50 لاکھ کا معاوضہ دیتے ہیں اور جنید و ناصر کو ایک ایک لاکھ کا، مگر اس کھلی ناانصافی کا انھیں کیا فائدہ ملا؟ کنہیالال کے قاتل لڑکے تھے تو مسلمان، مگر وابستہ تھے بی جے پی سے۔ پھر بھی بی جے پی نے درزی کنہیالال کے قتل کو سیاسی ایشو بنا کر خون آلود سلائی مشین کو اپنا پوسٹر بنایا اور اس کا فائدہ اٹھا لیا۔ اس وقت کانگریس کے سامنے ہی نہیں، ملک کے سامنے بھی چیلنجوں کا پہاڑ ہے۔ اس ملک میں آئینی جمہوریت کا کیا ہوگا، اس کی معیشت کا کیا ہوگا، ملک کے نوجوانوں کا مستقبل کیا ہوگا، ملک کے سماجی تانے بانے کا کیا ہوگا؟ مودی، آر ایس ایس، بی جے پی، میڈیا۔ ان سب نے ان سلگتے سوالوں کو پس پشت ڈال کر جارح قوم پرستی اور جارح مذہبی جنون کو سیاسی اور سماجی ایجنڈا بنا دیا ہے۔ زیادہ تر نوجوان ہندو احیا پرستی کے جنون کا شکار ہیں۔ وہ اس بات پر خوش ہیں کہ [illegible]۔ مسلم طبقہ پریشان ہے کہ انہیں دوسرے درجہ کا شہری بنا دیا گیا ہے، ان کے گھروں پر بلڈوزر چلتا ہے، ان کی ماب لنچنگ ہوتی ہے، انہیں جیلوں میں سڑایا جاتا ہے۔ دراصل اس سوچ کی وجہ آر ایس ایس کا مسلم دشمن پروپگنڈہ ہے جو گزشتہ 100 برسوں سے بنا روک ٹوک جاری ہے۔ آر ایس ایس صرف منفی پروپگنڈہ نہیں کرتی بلکہ برین واشنگ کرتی ہے، بالکل نازیوں کے انداز میں۔ دوسری جانب کانگریس نے آر ایس ایس کے خلاف سیاسی لڑائی تو لڑی لیکن نظریاتی لڑائی لڑنا یکسر بھول گئی۔ کانگریس کے اندر کالی بھیڑوں کی کمی نہیں جس کی جیتی جاگتی مثال کمل ناتھ ہیں۔ بہرحال، تازہ انتخابی نتائج کے بعد اب کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کو چاہئے کہ وہ کالی بھیڑوں کی شناخت کر کے انھیں مودی کی طرح 'مارگ درشک منڈل' میں بھیج دیں اور نظریاتی طور سے مضبوط، بے لوث، محنتی کارکنوں کو آگے لائیں۔ کانگریس کو اس وقت ماضی کے کامراج پلان کی سخت ضرورت ہے۔ ایک بات تو واضح ہے کہ مودی کو کوسنے سے ہی مودی کو نہیں ہرایا جا سکتا۔ مودی محض ایک سیاستداں ہی نہیں، ہندو احیاپسندوں کے لیے 'کلٹ فیگر' بن چکے ہیں۔ انھیں بھگوان وشنو کا اوتار مان لیا گیا ہے۔ ان کو سیاست کے میدان میں شکست دینے کے لیے عوام، خصوصاً نوجوانوں کے ضمیروں پر دستک دینی ہوگی۔ انھیں اس نقصان سے آگاہ کرنا ہوگا جو اندھی مودی پرستی سے ملک کا اور خود ان کا ہو رہا ہے۔ اس جھوٹے پروپگنڈہ کی کاٹ کرنی ہوگی جو مودی برانڈ سیاست کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ آر ایس ایس کارکنوں کی طرح بے لوث ومحنتی کارکنوں کی شناخت کرنی ہوگی اور انھیں اہمیت دینے کے ساتھ ساتھ ذمہ داری بھی دینی ہوگی۔

(مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں)

روزنامہ ورقِ تازہ 3
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
07 DEC 2023

فلسطین امن ریلی" کو حکومت نے قانونی اجازت دے دی: عبدالباری خان

8/دسمبر کو لاکھوں کی تعداد میں پرامن طور پر آزاد میدان پہنچنے کی اپیل

ممبئی: 5 دسمبر (ای میل) فلسطین امن ریلی فلسطین کمیٹی ممبر عبدالباری خان نے اخباری بیان جاری کرتے ہوئے بتایا کہ مظلوم فلسطینیوں کی حمایت میں اور اسرائیل کے ظلم اور فلسطینی عوام کی کھلے عام نسل کشی اور عالمی جنگی قانون کے خلاف ورزی پر علماء کرام اور شہر کی معزز شخصیتوں سے میٹینگ اور مشورے پر امبیڈکر بھون اور نور باغ کے ثناء ہال کے پروگراموں میں ونچت بہوجن آگھاڑی کے قومی صدر ایڈوکیٹ پرکاش امبیڈکر نے فلسطین کی حمایت میں مرکزی حکومت سے اپنے مطالبات کو لیکر ممبئی کے آزاد میدان میں 8 دسمبر 2023 بروز جمعہ دوپہر 3 بجے ایک پر امن احتجاجی جلسہ "فلسطین امن ریلی" کے انعقاد کا اعلان کیا تھا۔انہوں نے مزید بتایا کہ اس سلسلے میں سرکاری اجازت نامہ کے لیے 27 نومبر کو درخواست دی گئی تھی اور مسلسل کوششیں جاری تھی دوسری جانب اس احتجاجی مظاہرے کی زبردست کامیابی کے لیے میٹنگوں اور دیگر تیاریاں زوروزور سے کی جارہی ہیں۔عبدالباری خان نے بتایا کی کوشش رنگ لائی ریاستی حکومت سے ہری جھنڈی ملتے ہی آج 5 دسمبر 2023 دوپہر کو ممبئی پولس نے چند قابل عمل شرطوں پر تحریری اجازت نامہ نمبر 10959 / 2023 ہمیں دے دیا ہے۔عبادلباری خان نے عوام سے خصوصی طور پر مسلمانوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ اس پر امن احتجاج میں ٹھیک بعد نماز جمعہ فلسطین کی مکمل جنگی بندی اور مظلوم فلسطینی بھائیوں کو انصاف دلانے اور انکے شہداء کے غم میں برابر کے شریک بننے ممبئی کی تمام تنظیمیں اور عوام و خواص لاکھوں کی تعداد میں نہایت ہی پر امن طریقے سے بالکل سادگی سے اس احتجاج میں شرکت کریں اور بالکل بھی کسی طرح کی کوئی اشتعال انگیزی اور نازیبا نعرے بازی اور ساتھ ہی سوشل میڈیا پر غلط بیان بازی ہرگز ہرگز نا کریں خاص کر دور علاقوں سے آنے والے نوجوان کمیٹیاں خاموشی سے سفر کریں اور پولس کے احکامات ماننے اور ممبئی پولیس کا مکمل تعاون کریں۔

مذہبی پیشوا سیدنا مفضل سیف الدین کو نشان پاکستان سے نوازا گیا

ہندوستان میں سابق وزیر اعظم مرارجی ڈیسائی اور شہنشاہ جذبات دلیپ کمار کو پہلے امتیاز پاکستان دیا گیا تھا، اس سے قبل ملائشیا کے وزیر اعظم اور قطر کے امیر جیسے ممتاز سربراہان مملکت کو بھی دیا گیا

ممبئی 6 دسمبر (یو این آئی) داؤدی بوہرہ فرقہ کے 53 ویں الداعی المطلق اور دنیا بھر میں بوہرہ فرقہ کے روحانی رہنما، تقدس مآب سیدنا مفضل سیف الدین کو گزشتہ روز 5 دسمبر منگل کو پاکستان کے ایوان خاص میں منعقد کی جانے والی خصوصی سرکاری تقریب میں پاکستان کا سب سے بڑا شہری اعزاز نشان پاکستان پیش کیا گیا۔ یہاں جاری بوہرہ فرقہ کے ادارہ اطلاعات و نشریات کے مطابق یہ ایوارڈ پاکستان کے معزز صدر ڈاکٹر عارف علوی نے گورنر سندھ ایچ ای کامران ٹیسوری اور وزیر خارجہ جلیل عباس جیلانی سمیت دیگر قابل ذکر سرکاری عہدیداروں کے علاوہ تقدس مآب کے بھائی شہزادہ ادریس بدرالدین کی موجودگی میں پیش کیا ،شہزادہ طلحہ نجم الدین اور شہزادہ حسین برہان الدین، تقدس مآب کے بیٹے اور داؤدی بوہرہ برادری کے سینئر اراکین ۔سیدنا سیف الدین کو صحت تعلیم اور ماحولیات جیسی سماجی خدمات اور عالمی امن اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ان کی مسلسل خدمات کے اعتراف میں یہ صدارتی ایوارڈ دیا گیا ہے۔ایوارڈ کی تقریب کے دوران سیدنا کو پاکستان میں سماجی و اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے ان کے متنوع اقدامات پر سراہا گیا۔ یہ ایوارڈ اس سے قبل ملائشیا کے وزیر اعظم اور قطر کے امیر جیسے ممتاز سربراہان مملکت کو بھی دیا جاچکا ہے۔امن اور خیر سگالی کے سفیر کے طور پر جانے والے سیدنا مفضل سیف الدین نے ثقافتی اور سماجی و اقتصادی ترقی پر خصوصی زور دیتے ہوئے اپنی زندگی کمیونٹی کی خدمت اور بڑے پیمانے پر اپنے آپ کو ان کے لیے وقف کرنا ہے۔ دنیا بھر میں اپنے سفر کے دوران، سیدنا باؤل کے لیڈر کو ان ممالک میں مکمل طور پر ضم کی ترغیب ملتی ہے جن میں وہ رہتے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ اپنے اسلامی ورثے کے ساتھ ان ممالک کے ساتھ ہیں۔ اور کامیابیوں پر بھی فخر کریں۔ کو حکومت پاکستان اور داؤدی بوہرہ برادری کے افراد کی دعوت پر سیدنا 20 نومبر کو کراچی پہنچے، وہ حیدرآباد میں مختصر قیام کے بعد پیر 4 دسمبر کو اسلام آباد آگئے۔کراچی میں قیام کے دوران سیدنا مفضل سیف الدین نے کراچی یونیورسٹی میں ایچ ایچ سیدنا مفضل سیف الدین اسکول آف لاء کا افتتاح کیا۔ پاکستان میں تعلیمی ترقی کو فروغ دینے کے لیے کی جانے والی ان کی کوششوں کے سلسلے میں یکے بعد دیگرے سامنے آئی ہے۔اپنے پیشروؤں کی طرح سیدنا مفضل سیف الدین نے ہمیشہ پاکستان کا خاص خیال رکھا ہے اور ملک کی خوشحالی اور ترقی کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔نشان پاکستان، ملک کا سب سے بڑا سول ایوارڈ، ان شخصیات کو دیا جاتا ہے جنہوں نے غیر معمولی عالمی قیادت کا مظاہرہ کیا، مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیں، اور معاشرے کی بہتری کے لیے گہری وابستگی کا مظاہرہ کیا۔

جمعیۃ علماء نے ناگپور میں حج 2024 کے آن لائن فارم بھرنے کے لئے دفتر کا افتتاح کیا

ناگپور 6/دسمبر سال 2024 حج بیت اللہ کو جانے والے عازمین حج کے آن لائن فارم کے خانہ پُری کے عمل آغاز ہوچکا ہے ،جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حافظ مسعود احمد حسامی نے اسمیں کافی دلچسپی لی ہے ،اور امسال عازمین کے آن لائن فارم بھرنے اور اس کے لئے ضروری دستاویزات یا کسی بھی طرح کی معلومات فراہم کرنے کے لئے دفتر قائم کیا ہے ۔جمعیۃ علماء ناگپور کی جانب سے سال 2024 حج بیت اللہ کو جانے والے عازمین حج کے آن لائن فارم کی خانہ پُری اور ضروری دستاویزات کی تیاری اور ان کی درستگی کی جانچ کے لئے دفتر کا افتتاح مولانا مسعود احمد حسامی صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر وشری جیش بھنڈارکر (اے ایس پی) کے ہاتھوں کیا گیا۔اس موقع پر مولانا مسعود احمد حسامی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حج بیت اللہ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی تینوں پہلو پر مشتمل عبادت ہے۔جو کسی اور عبادت کو حاصل نہیں ۔اس کی فرضیت کے بعد ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے،اور حدیث مبارکہ کے حوالے سے اس اہم عبادت کی فضیلت کو بیان کیا۔مولانا حسامی نے یہ بھی بتایا کہ جمعیۃ علماء ناگپور کے ضلع دفتر واقع تکیہ محبوب شاہ مومن پورہ ناگپور میں 6/دسمبر سے 20/دسمبر رات 9/بجے سے رات 11/بجے تک آن لائن فارم بھرا جائے گا۔اور اس کے لئے دفتر پر محمد شہاب اظہر اور محمد وسیم انصاری موجود رہیں گے۔آپ نے یہ بھی بتایا کہ عازمین حج کو اپنے فارم بھروانے کے لئے آدھار کارڈ کی کاپی، بلڈ گروپ سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ سائز فوٹو، بینک پاس بک، کینسل شدہ چیک، کورونا ویکسین سرٹیفکیٹ، پین کارڈ کا لانا ضروری ہے۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حج کمیٹی آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق عازمین حج کے پاسپورٹ کی میعاد 31/جنوری 2025 تک ہونا لازمی ہے۔ افتتاحی تقریب کے موقع پر عتیق قریشی، زاہد انصاری، عبدالعلیم خان، سراج احمد، حافظ مختار، شریف انصاری، ظاہر اکرم محمد اشفاق بابا، حاجی اعجاز پٹیل، غوث ماسٹر، ظاہر اکرم، ماسٹر فرقان، اسلام جعفری، رفیع احمد، سلیم بابو لعل، سعید پیارے، شہباز اختر، ندیم اختر، اسامہ انصاری، اطہر پرویز، بلال انصاری اور شفیع الرحمٰن عبدالعزیز وغیرہ موجود تھے۔

نسل نو کو بابری مسجد کی شہادت کی داستان سناتے رہیں مولانا یوسف رضا قادری

بھیونڈی کی کوٹر گیٹ مسجد میں اذان دی گئی

بھیونڈی: بابری مسجد کی شہادت کو اکتیس سال ہوگئے اس کے بعد ایک نئی نسل معرض وجود میں آگئی جسے بابری مسجد کی داستان سنانا ہمارے قومی وملی فریضے کا ایک حصہ بابری مسجد کی شہادت کے اس سیاہ دن کی دردناک یادوں کو زندہ رکھنے کے لئے چھ دسمبر کو تین بج کر پینتالیس منٹ پر اذان دینے کا ایک معمول بھی برسوں سے رائج ہے اسی کے مطابق 6 دسمبر 2023 کو تین بج کر پینتالیس منٹ پر بھیونڈی کی مرکزی مسجد کوٹر گیٹ میں اذان دی گئی اذان سے چند منٹ پہلے ہی مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے اعلان کیا گیا اور چند منٹوں میں نوجوانوں کا ایک جم غفیر مسجد کے صحن میں جمع ہوگیا اور ٹھیک تین بج کر پینتالیس منٹ پر مسلم یونیٹی فاؤنڈیشن کے سیکرٹری اعجاز شیخ نے اپنی پرکیف آواز میں اذان دی اور پورا مجمع اذان کے لاہوتی کلمات کو دہرا تارہا اذان کا یہ منظر انتہائی روح پرور تھا اور اس کے بعد سنی جامع مسجد کے امام مفتی مخدوم صاحب مصباحی نے رقت انگیز دعا کی اور بارگاہ احکم الحاکین میں بابری مسجد کی بازیابی کی بھیک مانگی یقیناً ہمارا رب ایسا قادر مطلق ہے کہ وہ چاہے تو آج بھی بابری مسجد کی تعمیر کے اسباب غیب سے پیدا کرسکتا ہے اس لئے اس کریم کی بارگاہ میں رجوع کے لئے اذان کے اس پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔مولانا محمد یوسف رضا قادری نے اپنے اخباری بیان میں بتایا کہ سنی جامع مسجد کوٹر گیٹ کے باہر پولیس کا بھاری بندوبست تھا مگر پورا مجمع انتہائی پرامن طور پر اذان دے کر منتشر ہوگیا اور ساتھ ہی یہ پیغام بھی دیا گیا کہ ہم نے بابری مسجد کو فراموش نہیں کیا ہے بابری مسجد اللہ کا گھر ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کی حیثیت کو جبر واستبداد سے ختم نہیں کیا جاسکتا ہم نے صرف ملک کے امن وامان کی خاطر عدالتی فیصلے کے احترام کا عزم کیا مگر ملک کے فرقہ پرست اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور بابری مسجد کے بعد ملک کی دیگر مساجد پر غلط دعوے کررہے ہیں ان کا گمان یہ ہے کہ ملک کے امن وامان کی خاطر جس طرح سے مسلمان بابری مسجد سے دست بردار ہوگئے اسی طرح دیگر مساجد سے بھی دست بردار ہوجائیں گے اب اس ظلم کے خلاف عدالتوں کو رول نباہنا چاہیے۔

سرزمین بوڑھیان میں آج ایک دینی وتعلیمی کانفرنس کا انعقاد

ملک کے مختلف صوبوں سے ممتاز ومایہ ناز علماء کرام، خطباء عظام اور دعاۃ ومبلغین کی شرکت متوقع

بنگال (اسرار عادل عالیاوی) 7 دسمبر/ بڑی خوشی ومسرت کا مقام ہے کہ آج مورخہ 7 دسمبر بروز جمعرات بمقام جامعہ الامام الالبانی بدی نگر بوڑھیان اتر دیناج پور مغربی بنگال میں یک روزہ عظیم الشان سیمینار واجلاس عام بڑے ہی تزک واحتشام کے ساتھ ہونے جارہا ہے ۔جس کا مرکزی عنوان: فکری یلغار: تعارف وازالے برائے سیمینار اور اصلاح معاشرہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں برائے اجلاس عام ہوگا۔جبکہ اس عظیم الشان سیمینار واجلاس عام کی صدارت امیر جماعت فضیلۃ الشیخ محمد اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ وتولاہ فرمائیں گے ۔اس سیمینار واجلاس عام میں ملک ہندوستان کے طول وعرض سے مشاہیر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں، جس میں سرفہرست فضیلۃ الشیخ عبدالسلام سلفی حفظہ اللہ امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی، فضیلۃ الدکتور فاروق عبداللہ نراین پوری، فضیلۃ الدکتور قاضی سفیان مدنی، فضیلۃ الدکتور طارق بن صفی الرحمن مبارکپوری، فضیلۃ الدکتور منصور عالم مدنی، فضیلۃ الدکتور محمد ابراہیم مدنی، فضیلۃ الدکتور عتیق اللہ مدنی، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالحسیب عمری مدنی، فضیلۃ الشیخ نثار احمد سنابلی مدنی، فضیلۃ الشیخ تنویر ذکی مدنی، فضیلۃ الشیخ عبدالحمید مدنی، فضیلۃ الشیخ عبدالرقیب رضاء الکریم مدنی فضیلۃ الشیخ محمد اسماعیل مدنی فضیلۃ الشیخ سید حسین مدنی فضیلۃ الشیخ انوار الحق فیضی حفظھم اللہ ورعاھم وغیرہ قابل ذکر ہیں ۔الغرض ان کے علاوہ درجنوں مشاہیر علماء کرام کی تشریف آوری ہوگی۔واضح رہے یہ پروگرام فضیلۃ الشیخ مطیع الرحمان شیث محمد مدنی حفظہ اللہ (بوڑھیان) اور فیصل مدنی حفظہ اللہ (ڈنگرہ گھاٹ) کے زیر اشراف منعقد ہونے جارہا ہے بنابریں تمام ہمدردان قوم وملت سے بالخصوص علم دوست حضرات سے پرزور اپیل ہے کہ اس علمی سیمینار واجلاس عام میں کثیر تعداد میں شریک سیمینار واجلاس عام ہوکر علما کرام کی ایمان افروز تقاریر سے مستفید ہوں۔

مشہور اداکار جیتندر نے شدید علیل اداکار جونیئر محمود کی عیادت کی اور ان کی خواہش پوری کی

ممبئی ،6 دسمبر (ایجنسیز) مشہور اداکار جیتندر نے شدید علیل ماضی کے اداکار جونیئر محمود کی آج ان کی رہائش گاہ جا کر عیادت کی، دراصل جونیئر محمود نے اس کی خواہش ظاہر کی تھی ۔واضح رہے کہ ماضی کے اپنے متحرک معاون اداکار کی حالت، جو اب درد کی لپیٹ میں ہے، نے جیتندر کو واضح طور پر پریشان کردیا۔جیتندر نے کہا کہ میں یہاں اس کے پلنگ کے پاس ہوں، لیکن وہ مجھے پہچاننے سے قاصر ہے۔ وہ بہت تکلیف میں ہے، آنکھیں کھولنے سے قاصر ہے۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر میرا دل ٹوٹ گیا ہے،" نعیم سید عرف جونیئر محمود کو 1950_60_- کی دہائی کے مزاحیہ لیجنڈ محمود علی کی نقالی کے لیے بطور چائلڈ اداکار انہیں شہرت ملی۔ ان کی مزاحیہ اداکاری محمود سے اتنی قریب تھی کہ خود سینئر فنکار نے ان کا نام 'جونیئر محمود' رکھ دیا۔ ان کی نمایاں اداکاری 'برہمچاری' (1968)، 'کاروان' (1971) اور 'ہاتھی میرے ساتھی' (1971) جیسی فلموں میں ہوئی۔انہوں نے دوراستہ میں بلراج ساہنی اور راجیش کھنہ کے ساتھ کام کیا جبکہ 1980 اور 1990 کے عشرے میں انہوں نے متعدد فلموں میں اداکاری کے جوہر دکھائے اور کئی مراٹھی کے پروڈیوسر بھی رہے۔لیکن عام طور پر زیادہ فلمیں نہیں ملنے لگیں اور وہ چھوٹے موٹے رول کرتے تھے۔ بمبئی ٹو گوا میں بھی انہوں نے محمود اور امیتابھ بچن کے ساتھ کام کیا تھا۔لیکن حال ہی میں عوام کے علم میں آیا کہ جونیئر محمود جو 67 سال کے ہیں، پیٹ کے کینسر میں مبتلا ہے اور اسٹیج 4 پر پہنچ گیا ہے۔فی الحال لنکنگ روڈ باندرہ میں واقع داراہاوس میں واقع اپنے گھر میں ہی زیر علاج ہیں، اسی عرصے کے دوران، فلمی صنعت نے، بصورت دیگر خودغرضی کے طور پر جانا جاتا ہے، اپنے نرم پہلو کو ظاہر کیا، جس کا ثبوت مشہور شخصیات کی ایک قطار نے اسے پکارا ہے۔گزشتہ روز منگل کو، کامیڈین جانی لیور اور تجربہ کار سپر اسٹار جیتندر رشام ان سے ملنے آئے ہیں۔ دراصل جونیئر محمود نے اپنے سابق معاون جیتندر سے ملنے کی درخواست کی۔جونیئر محمود کے ساتھ -70_60 کی دہائی میں اپنی وابستگی کو یاد کرتے ہوئے، جیتندر نے کہا: "ہم نے ایسے وقت میں کام کیا جب فلموں کو مکمل ہونے میں کافی وقت لگتا تھا۔ جونیئر محمود نے ناصر حسین کی 'کاروان' میں میرے چھوٹے بھائی کا کردار ادا کیا۔فلم سازی کے دوران، رویندر کپور، آشا پاریکھ، ارونا ایرانی اور میں نے سیٹ اور باہر دونوں جگہ ایک ساتھ کافی وقت گزارا۔ فلم کے ایک بڑے حصے کی شوٹنگ ایک کاروان میں کی گئی تھی اور اس لیے ہم اکثر شوٹنگ کے دوران خود کو اکٹھے ہوتے پایا۔ تاہم، میں نے برسوں تک اس سے بات نہیں کی اور نہ ہی اس سے ملاقات کی جب میں نے سنا کہ وہ بیمار ہو گئے ہیں تو ان کہ عیادت کو آگیا۔'جیتندر نے جونیئر کی اہلیہ لتا کے ساتھ ایک فلم 'سہاگن' میں بھی کام کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ "مجھے وہ ایک خوبصورت لڑکی کے طور پر یاد ہے جو تقریباً 40 سال پہلے مجھ سے ملی تھی اور یہ کہتے ہوئے کہ وہ جونیئر محمود سے شادی کررہی ہے۔ میں اس کے لیے بہت خوش تھا۔ آج شام میں جونیئر کے پلنگ کے پاس ایک کمزور لتا اور ان کے دو بیٹوں سے ملا۔ انہیں دیکھ کر میں اور بھی زیادہ پریشانی محسوس کرتا ہوں،' انہوں نے کہا کہ اپنی بیماری کے دوران، جونیئر کا 36 کلو وزن کم ہوا ہے۔ میں جونیئر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ مجھے امید ہے کہ اس کی شام ایک پرامن ہے اور پرامن دن گزریں

وفاق المدارس کا بین المدارس اجتماع تعلیمی معیار کو بلند کرنے کا سبب: امتیاز کریمی

مدرسہ دارالملت رامپور سگھری بلبھدرپور میں بین المدارس اجتماع کا پروقار آغاز

مظفر پور (پریس ریلیز) 6 دسمبر: وفاق المدارس دراصل تعلیمی نظام ونصاب میں یکسانیت لانے اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ہمیں خوشی ہے کہ مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی ناظم وفاق المدارس الاسلامیہ کی تجویز پر مدرسہ دارالملت میں منعقد ہو رہا ہے۔ہم اسے اپنے لیے باعث سعادت سمجھتے ہیں، ہمیں امید ہے کہ یہ بین المدارس اجتماع مدارس اسلامیہ کے معیار تعلیم کو مزید بلند کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ان خیالات کا اظہار مدرسہ دارالملت رامپور سگھری بلبھدرپور میں منعقد سہ روزہ بین المدارس اجتماع مدارس اسلامیہ کے افتتاح کے موقعہ مدرسہ ھذا کے سکریٹری جناب امتیاز احمد کریمی ممبر بہار پبلک سروس کمیشن نے پر اپنے صدارتی خطاب میں کیا۔وفاق المدارس کے پورے نظام کا تعارف کراتے ہوئے مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے اس نظام کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی۔انہوں نے مبادیات تدریس میں وقت کی پابندی، استحضار نیت اور تعلیم میں بچوں کی نفسیات کی رعایت پر زور دیا۔عمان سے آئے ہوئے مہمان مولانا حماد کریمی ندوی نے تدریس میں تربیت کی ضرورت اور عربی زبان کو زندہ زبان کی حیثیت سے پڑھانے کی اہمیت بیان کی۔اپنے خطاب میں نائب ناظم امارت شرعیہ مفتی محمد سہراب ندوی نے تربیت کے مختلف انداز اور اقسام پر تفصیلی گفتگو کی۔مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی مرکزی دفتر امارت شرعیہ نے طلبا کی تخصیت سازی میں اساتذہ کے کردار کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ شخصی ارتقاء کی بنیاد دور طالب علمی میں ہی پڑتی ہے اور اس میں مضبوطی تلاوت کلام اللہ اور تزکیہ نفس سے پیدا ہوتی ہے۔مفتی شکیل احمد قاسمی استاذ دارالعلوم الاسلامیہ نے نحو وصرف کی عملی تدریس کے طریقہ سے اساتذہ کو روشناس کرایا۔اجلاس کا آغاز محمد عمیر متعلم مدرسہ دارالملت کی تلاوت کلام پاک ونعت خوانی سے ہوا۔مولانا نظام الدین اسامہ ندوی صدرالمدرسین مدرسہ دارالملت نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا،جس میں مہمانوں کے استقبال کے ساتھ مدرسہ دارالملت کی خدمات اور وفاق المدارس کے کام کی تعریف کی۔اجلاس سے مولانا عبدالقوی سابق صدر مدرس مدرسہ دارالملت، مولانا عبدالعلیم ازہری مونگیر، مولانا عبدالولی منان، قاری دلنواز کشن گنج وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔نظامت کے فرائض مولانا صالح عمر ندوی نے انجام دیا۔

جمعیۃ علماء بھیونڈی نے لگوایا فری ووٹر رجسٹریشن کیمپ، ووٹر ہونا ہمارا جمہوری حق ہے اور ہندوستانی شہری ہونے کا بنیادی ثبوت بھی. مفتی محمد حذیفہ قاسمی

بھیونڈی (شارف انصاری) :- بھیونڈی میں جمعیۃ علماء بھیونڈی کے زیر اہتمام احتساب فاؤنڈیشن کے اشتراک سے بھیونڈی کے تین مقامات پر تین روزہ فری ووٹر آئی ڈی کیمپ کا انعقاد کیا گیا پہلا کیمپ 2 دسمبر بروز سنیچر پیرانی پاڑہ شانتی نگر روڈ پر واقع مدرسہ دارالعلوم دینیات میں دوسرا 3 دسمبر بروز اتوار بالا کمپاؤنڈ میں تہذیب اسکول کے اندر اور تیسرا کیمپ 4 دسمبر قدوائی نگر میں زکریا بلڈر کی آفس میں منعقد کیا گیا جسمیں تقریبا نوسو 900 لوگوں نے اپنا آئی ڈی پروف جمع کروا کر الیکشن یادی میں ناموں کے اندراج کیلئے رجسٹریشن کروایا۔اس کیمپ کی تفصیلات جاننے کیلئے نمائندہ نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے ناظم تنظیم مفتی محمد حذیفہ قاسمی صاحب سے ملاقات کی انہوں نے پوری تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند گزشتہ کئی سالوں سے ووٹر یادی میں ناموں اندراج کو لیکر کافی سرگرم ہے جب جہاں الیکشن کمیشن کی طرف سے آفیشل اعلان کیا جاتا ہے وہاں جمعیۃ اپنے اراکین وعہدیداران کا کو اس اہم کام کیلئے عوامی بیداری پیدا کرنے کیلئے آگاہ کرتی ہے۔چونکہ صوبہ آسام کے اندر تقریبا 40 لاکھ لوگوں کو صرف ووٹر لسٹ میں نام نہ ہونے کیوجہ سے غیر ملکی قرار دے دیا گیا تھا جنکے کیلئے جمعیۃ علماء آسام نے مولانا بدرالدین اجمل کی زیر نگرانی ہمارے قومی صدر مولانا سید محمود مدنی کی قیادت میں اس معاملہ میں قانونی لڑائی لڑکر کافی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔صوبہ آسام کیطرح کسی اور جگہ ایسی نوبت نہ آئے اسکے لئے جمعیۃ علماء ہمیشہ عوام کو بیدار کرتی آئی ہے دستاویز کے تعلق سے کہ ہمارے جو بھی دستاویز ہیں ایک تو بنانا چاہئے دوسرے وہ درست ہونے چاہئے ہر پروف میں ناموں کی اسپیلنگ ایڈریس وغیرہ ایک برابر ہوں،اسی طرح الیکشن کارڈ چونکہ ووٹر یادی میں نام کے اندراج کے بعد ہی بنتا ہے اور یہ ہمیشہ نہیں بنتا جب الیکشن کمیشن کی طرف سے اعلان ہوتا ہے اور اسکی مدت متعین ہوتی ہے تب ہی یہ کام ہو پاتا ہے جمعیۃ کے اراکین اس کام پر پوری توجہ سے عوام کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس وقت چونکہ صوبہ مہاراشٹر میں یہ کام جاری ہے اور 9 دسمبر تک اسکا وقت ہے اسلئے ہمارے صوبائی صدر شیر مہاراشٹر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت کے مطابق ہماری تنظیم پورے مہاراشٹر میں ووٹر بیداری مہم چلا رہی ہے جسکی ایک کوشش جمعیۃ علماء بھیونڈی نے بھی کی ہے احتساب فاؤنڈیشن کے اشتراک سے جو ہمارے رکن اسمبلی رئیس قاسم شیخ صاحب کی ٹیم ہے اس کام کو پورے شہر میں انجام دے رہی ہے ہماری درخواست پر تین مقامات انہوں نے کیمپ میں اپنی خدمات پیش کیں جسمیں تقریبا 900 لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے ہمیں امید ہے انشاءاللہ تمام نام آجائیں گے۔مفتی صاحب نے عوام سے یہ اپیل کی ہے کہ اس کام پر بہت دھیان دینے کی ضرورت ہے بقیہ جو ایام رہ گئے ہیں انمیں یہ کام جہاں نہیں ہو پایا ہے انجام دینے کی کوشش کیجائے عوامی نمائندے اس طرح کیمپ لگوا کر اپنی سہولت سے اس کام کو کروائیں تاکہ ہمیں اپنا نمائندہ چنتے وقت یہ افسوس نہ رہے کہ کاش کچھ اور لوگوں کے نام ہوتے تو...اور ہندوستان کا شہری ہونے کیلئے یہ پروف بہت اہم ہے اور ووٹ دینا ہمارا جمہوری حق بھی ہے۔مفتی صاحب نے آخر میں اس کیمپ کے انعقاد میں جن لوگوں نے بھی جمعیۃ علماء بھیونڈی کا ساتھ دیا ہمارے اخبار کے توسط ان تمام لوگوں کا شکریہ بھی ادا کیا خاص طور پر رکن اسمبلی رئیس قاسم شیخ صاحب جنہوں نے اپنی پوری ٹیم کو لگایا دارالعلوم دینیات کے تمام ذمہ داران کا جنہوں اپنی جگہ فراہم کی اسی طرح تہذیب اسکول کے ذمہ داروں کا اور زکریا بلڈر کا بھی شکریہ ادا کیا اس کیمپ میں قاری عبدالعلام صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء بھیونڈی نے دارالعلوم دینیات میں مستقل طور پر اپنی خدمات انجام دیں آنے والوں اس کارڈ کی اہمیت سمجھا کر لوگوں کے ناموں اندراج کرواتے رہے اسی طرح ہارون بھائی چوڑی والے بھی پوری لگن سے لگے رہے۔رئیس شیخ صاحب کی توجہ اس کیمپ میں لگی رہی وہ خود تو حاضر نہ ہوسکے البتہ انہوں اپنا نمائندہ بنا کر ابرار انصاری صاحب کو کاموں کا جائزہ لینے کیلئے بھیجا نمائندہ نے ابرار انصاری سے بھی الیکشن کارڈ کے تعلق سے بات کی انہوں نے بتایا کہ ہمارے آمدار صاحب کی آفس میں یہ کام مہینوں سے مستقل طور پر ہورہا ہے اس کام کیلئے ایک درجن سے زائد افراد پر مشتمل ایک پوری ٹیم بنائی گئی ہے جو صبح سے شام تک صرف یہی کام انجام دے رہی ہے۔اور اس طرح کے کیمپ بھیونڈی کے مختلف علاقوں میں لگا کر ہر اس آدمی تک پہونچنے کی کوشش کیجارہی ہے جنکا نام اب تک ووٹر لسٹ میں نہیں آیا ہے آجائے،ابرار انصاری نے کہا کہ میں آپکے اخبار کے حوالے سے بھیونڈی کے تمام لوگوں سے گزارش کرونگا کہ جنکا نام نہ ہو ووٹر یادی میں ایل اے آفس میں بھی آکر اپنا نام شامل کرواسکتے ہیں 9 دسمبر سے قبل اس کام انجام دینا ہے۔اس کیمپ کو کامیاب کرنے میں جمعیۃ علماء تھانہ کے سکریٹری مولانا محمد ساجد قاسمی اور مولانا محمد نعیم قاسمی سکریٹری جمعیۃ علماء بھیونڈی نے کافی محنت اور کوششیں کی اسکی تشہیر سے لیکر اسکے انعقاد کرنے تک کیمپ کی ٹیم کے نگراں زریان قاضی نے بھی تمام کیمپوں کا جائزہ لیا اور بتایا کہ اب تک بھیونڈی مشرقی حلقہ تقریبا سوا سو کیمپ اب تک ہماری ٹیم نے لگائے ہیں انشاء اللہ بہت تعداد اس بار کی یادی (ووٹر لسٹ) میں ہمارے ناموں کا اچھا خاصا اضافہ ہوگا۔

انڈین یونین مسلم لیگ کے رکن پارلیمان ای ٹی محمد بشیر نے پارلیمنٹ میں عدلیہ سے جڑے مسائل پر آواز اٹھایا

نئی دہلی ۔(پریس ریلیز)۔لوک سبھا میں سرمائی اجلاس کے پہلے دن پیر کو وکلاء کی فلاح و بہبود انہیں سیکورٹی فراہم کرنے اور عدالت میں دلالی کو روکنے کیلئے 'وکلاء (ترمیمی) بل 2023' کو صوتی ووٹوں سے منظور کیا گیا۔اس پر انڈین یونین مسلم لیگ کے رکن پارلیمان (پپنانی حلقہ) ای ٹی محمد بشیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ The Advocates Act of 1961 ایڈوکیٹس ایکٹ 1961 کچھ مستند رپورٹس اور جوڈیشیل کمیشن کی سفارشات پر مبنی تھا۔ 1961 کا ایکٹ پیرنٹ ایکٹ میں اٹھائے گئے تمام مسائل کا احاطہ کرتا ہے اور یہ بالکل درست ہے۔لیکن بدقسمتی سے، دلالوں کے متعلق خاص شق وہاں چھوٹ گیا تھا۔یہ اس کو پر کرنے کے لیے ہے۔یہ ایکٹ کا دائرہ کار ہے اور یہ ٹھیک ہے۔ای ٹی محمد بشیر نے چیئر سے مخاطب کرتے ہوئے مزید کہا کہ عزت مآب چیئر پرسن صاحب، میں ایک بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں ۔میں نے دوسرے معزز اراکین کی تقریریں سنی ہیں۔ممبران وہ نہ صرف رکن پارلیمان ہیں ان میں سے کئی نامور وکیل اور قانونی ماہرین بھی ہیں۔وہ سب کچھ مخصوص خدشات ظاہر کررہے تھے۔سب سے پہلے، دلالوں کی شناخت اور فہرست بنانے کا طریقہ کار کیا ہے؟۔اس ایکٹ میں جو طریقہ کار طے کیا گیا ہے اس میں الجھن ہے ۔لہٰذا، اس پر نظرثانی کرنی ہوگی۔ممبران ہمارے ملک کے عدالتی نظام میں بگاڑ جیسے کچھ سلگتے ہوئے مسائل کا حوالہ دے رہے تھے۔اسی طرح، ایک وسیع قسم کی تنقید بھی عام ہے کہ ہندوستانی عدلیہ کی غیر جانبداری اور آزادی کسی طرح کم ہوتی جارہی ہے۔یہ بھی ایک تشویشناک نکتہ ہے۔ایک اور نکتہ جو آپ نے اٹھایا ہے وہ پسماندہ طبقات، ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی طبقات کی عدلیہ میں نمائندگی کی کمی ہے۔جہاں تک ان پسماندہ طبقات کا تعلق ہے، اعلی عدلیہ میں کوئی انصاف پسندانہ مقابلہ نہیں ہے۔ہم سب جانتے ہیں کہ عدلیہ میں امانت داری کی سختی سے پابندی ہونی چاہئے۔ہر قسم کے غیر منصفانہ طرز عمل کو روکا جائے ۔یہ بھی ایک حقیقت ہے۔شفافیت اور اخلاقی اقدار کی بھی سختی سے پابندی ہونی چاہئے۔ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ موجودہ ڈھانچے میں کوئی خامی نہ ہو جس سے ہمارے ملک کے عدالتی نظام میں اعتما دختم ہوجائے۔جناب، ہم سب وکلاء کی ذمہ داری جانتے ہیں۔بار کونسل آف انڈیا کے پارٹ IV کے باب II کا سیکشن 1 وکالت کے ضابطہ اخلاق اور آداب کو وضع کرتا ہے اور عدالتوں میں وکالت کے فرائض کو تعین کرتا ہے۔یہ بہت واضح ضابطہ اخلاق وضع کیا گیا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وکلاء کو کوئی ایسا کیس نہیں لینا چاہئے جہاں موکل کی سوچ غلط ہو۔اس پہلو پر بھی وضاحت ہونی چاہئے ۔اسی طرح، غیر منصفانہ طرز عمل، جہاں بھی ہوں، اسے روکا جانا چاہئے اور اس کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے ۔یہی نہیں، ضابطہ اخلاق یہ بھی کہتا ہے کہ وکلاء کو غیر مجاز طریقوں کو فروغ نہیں دینا چاہئے، اور انہیں کام کی تشہیر اور درخواست سے بھی گریز کرنا چاہئے۔اس قسم کی کیونسنگ بھی نہیں ہونی چاہئے ۔اس کو بھی برا عمل سمجھا جاسکتا ہے۔اسی طرح وکلاء کی ذمہ داریوں کی بھی درجہ بندی کی گئی ہے۔ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ عدالتوں میں انصاف کریں۔اس لحاظ سے ججوں سے تعلق بھی بہت اہم چیز ہے۔درحقیقت وکلاء کا پیشہ صرف ایک عام پیشہ نہیں ہے۔یہ ایک بہت ہی مقدس پیشہ ہے۔ایک وکیل کا فرض ہے کہ وہ اپنے موکل کو کسی قسم کی غیر منصفانہ طرز عمل نہ کرنے کی تعلیم دے۔جہاں تک عدالتی اعتبار، شفافیت اور احتساب کا تعلق ہے، پورا ملک اس سے پریشان ہے۔عدلیہ میں کسی بھی قسم کی کوتاہی ایک تشویشناک قسم کی چیز ہے۔ہمیں اس پر بھی توجہ دینی ہوگی۔ججوں اور وکلاء کا رشتہ بہت اہم چیز ہے۔آپ جانتے ہیں کہ بار یعنی اڈوکیٹ اور بنچ یعنی ججز، انصاف کے فراہمی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس Mob: 9860871766

انتباہ: قارئین اخبار ہذا کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی اشتہار پر عمل کرنے سے قبل مکمل طور پر موزوں مناسب تحقیقات کریں۔ اخبار ہذا اشتہارات کی تفصیلات کے تعلق سے مشتہرین کی جانب سے پیش کردہ ادعاجات اور بیانات کی تصدیق وتوثیق نہیں کرتا ہے۔ (ادارہ)

ناندیڑ میں بابری مسجد کے یوم شہادت پر بند کامیاب، مسلم نمائندہ کونسل کا کلکٹر آفس کے روبرو احتجاجی مظاہرہ

تصاویر: منور خان

ناندیڑ: 6/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) 6 ڈسمبر 1992 کو اترپردیش کے شہر فیض آباد میں واقع مسلمانوں کی پانچ سو سالہ قدیم بابری مسجد کو فرقہ پرست عناصر نے دن کے اجالے میں شہید کردیا تھا۔ آج تیس سال بعد بھی یوم شہادت بابری مسجد کے ضمن میں آج 6 ڈسمبر کو مسلمانان ناندیڑ نے ہر سال کی طرح امسال بھی بند منایا اور کچھ تنظیموں کی جانب سے ضلع کلکٹر کے معرفت صدر جمہوریہ ہند کو میمورنڈم دیتے ہوئے بابری مسجد کی بازیابی اور بابری مسجد انہدام مقدمہ کے ملزمین کی باعزت رہائی پر اسکی شدید مذمت کرتے ہوئے مسجد کی شہادت میں ملوث افراد کو سزا دینے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ دریں اثناء مسلم نمائندہ کونسل ناندیڑ کی جانب سے حسب سابق کی طرح امسال بھی آج دوپہر دو بجے ضلع کلکٹر آفس کے روبرو احتجاجی دھرنا دیا گیا جس میں کونسل کے ذمہ داران ناصر خطیب، ایڈوکیٹ نصیر فاروقی، مرزا مجد، نظامی صاحب نے خطاب کیا۔ جبکہ سینکڑوں کی تعداد میں شہریان موجود تھے۔ اس موقع پر ''بابری مسجد ہم شرمندہ ہے، تیرے قاتل زندہ ہیں، لے کر رہیں گے، لیکر رہیں گے، بابری مسجد لے کر رہیں گے'' کے نعرے بھی لگائے گئے۔ اس دھرنے کو دیگر تنظیموں و سیاسی جماعتوں کی تائید حاصل رہی ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ 30 سالوں سے ہر سال 6/ڈسمبر کو بابری مسجد کے یوم شہادت کے موقع پر ناندیڑ کے ضلع کے مسلمان جذبہ ایمانی کیساتھ رضا کارانہ طور پر بند مناتے ہیں وراپنے کام/کاروبار بند رکھتے ہیں۔ 30 سال بعد بھی آج بھی شہر ناندیڑ کے اہم مسلم تجارتی علاقوں کے کاروبار صد فیصد بند رہے۔ اور کچھ دوکانوں پر سیاہ پرچم لہرائے گئے جو اس بات کا ثبوت ہیکہ ہم لوگ اس دن کو یوم سیاہ کے طور پر بھی مناتے ہیں۔ کئی نوجوانوں نے سیاہ کپڑے پہنے تھے۔ آج شہر کے اہم علاقوں میں پولس کا خصوصی بندوبست رکھا گیا تھا۔

ڈاکٹر امین الدین صدیقی صدر منتخب

ممبئی: (شیخ زبیر) ڈاکٹر امجد خان نے حیجا ہاسپٹل ماہم ممبئی میں مینیجنگ کمیٹی اور ایگزیکیٹو کمیٹی کے پوسٹ الیکشن کے لیے میٹنگ بلائی۔ اس کی صدارت الیکشن پریسائڈنگ افیسر نے کی۔ ایگزیکیٹو کمیٹی کی تمام پوسٹ پر لوگ منتخب ہوئے، بقیہ لوگ مینجنگ کمیٹی کے ممبر بنے رہیں گے اور وہ کسی نہ کسی کمیٹی کے ابزرور کے طور پر ذمہ داری نبھاتے رہیں گے۔ ان سبھی کمیٹیوں کی تشکیل بہت جلد کرنے والے ہیں۔ عہدیداران کی تفصیلات اس طرح ہیں۔ 1 - ڈاکٹر امین الدین صدیقی (ناندیڑ)۔ پریسیڈنٹ۔ 2۔ ڈاکٹر تنویر احمد (اورنگ آباد) ورکنگ پریسیڈنٹ۔ 3۔ ڈاکٹر یاسمین پٹھان (ممبئی) وائس پریسیڈنٹ۔ 4۔ ڈاکٹر انتخاب احمد (بھیونڈی) وائس پریسیڈنٹ۔ 5- ڈاکٹر زبیر شیخ (ممبئی) جنرل سکریٹری۔ 6۔ ڈاکٹر ارشاد احمد شیخ (ممبئی) جوائنٹ سکریٹری۔ 7- ڈاکٹر مہتاب فاروقی (ممبئی) جوائنٹ سکریٹری۔ 8۔ ڈاکٹر قاسم سید (اکولہ) جوائنٹ سکریٹری۔ 9- ڈاکٹر امجد خان (ممبئی) ٹریزرر۔ 10 - ڈاکٹر افتخار انصاری (ممبئی) جوائنٹ ٹریزرر 11 - ڈاکٹر عبدالرزاق راحت ولکر (کوکن) جوائنٹ ٹریزرر 12 - ڈاکٹر محمد وصی اختر معروفی (ناگپور) ممبر۔ 13 - ڈاکٹر محمد طالب (امراوتی) ممبر 14 - ڈاکٹر محمد عارف خان (ممبئی) ممبر 15 - ڈاکٹر شکیل خان (ممبئی) ممبر 16 - ڈاکٹر راحیل قمر (ممبئی) ممبر 17۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم شیخ (ممبئی) ممبر 18۔ ڈاکٹر محمد عظیم خان (پال گھی) ممبر 19 - ڈاکٹر ذاکر حسین بخاری (جلگاؤں) ممبر 20۔ ڈاکٹر مقداداد کے (تھانے ممبر) 21۔ ڈاکٹر شاہد اصلاح (مالیگاؤں) ممبر 22۔ ڈاکٹر ارشاد محمد شیخ (چندرپور) ممبر 23۔ ڈاکٹر جاوید احمد فاروقی (ممبئی) ممبر

9/ڈسمبر کو ناندیڑ میں اقلیتوں کے مسائل پر مذاکرہ

سابق ممبر سیکریٹری سچر کمیٹی ابوصالح شریف کا کلیدی خطبہ

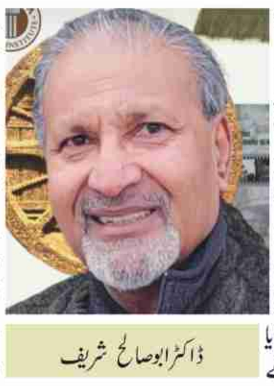
ڈاکٹر ابوصالح شریف

ناندیڑ: 6/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) مولانا آزاد وچار منچ ضلع ناندیڑ اور روزنامہ ''ورق تازہ'' کے زیر اہتمام سنیچر 9 ڈسمبر 2023 کو دوپہر دو بجے اردو گھر میں 'ملک کی موجودہ معاشی سماجی تعلیمی صورتحال' کے عنوان پر ایک مذاکرہ کا انعقاد عمل میں آرہا ہے جس میں خصوصی مہمان ومقرر ڈاکٹر ابوصالح شریف سابق ممبر سیکریٹری سچر کمیٹی آف انڈیا اور چیف اسکالر یونائٹڈ اسٹیٹس۔ انڈیا پالیسی واشنگٹن ڈی سی کلیدی خطبہ دیں گے۔ صدارت عالی جناب حضرت مفتی محمد خلیل الرحمٰن قاسمی کریں گے۔ مہمانان اعزازی کے طور پر جناب ڈی پی ساونت سابقہ مملکتی وزیر حکومت مہاراشٹر، جناب شفیع احمد قریشی (صدر مدرسہ مدینۃ العلوم ایجوکیشن سوسائٹی) اور مولانا محمد ایوب قاسمی جنرل سکریٹری جمعیت علماء ناندیڑ کو مدعو کیا گیا ہے۔ محمد تقی مدیر اعلیٰ روزنامہ ورق تازہ اور یوسف خان پٹیل ضلع صدر مولانا آزاد وچار منچ، ڈاکٹر محمد آصف جنرل سکریٹری (وچار منچ) نے عوام الناس بالخصوص اقلیتی طبقات سے اس مذاکرے میں شرکت کی پرخلوص درخواست کی ہے۔

نوجوانوں سے ضلعی سطح کے یوتھ فیسٹیول میں شرکت کی اپیل

ناندیڑ: 6/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) ڈسٹرکٹ یوتھ فیسٹیول آج 6 ڈسمبر سے شروع ہوگیا ہے اور ڈاکٹر شنکراو چوہان آڈیٹوریم اور اس کے آس پاس مختلف مقابلوں کا انعقاد 7 ڈسمبر 2023 کو کیا گیا ہے۔ صبح 10.30 بجے سے تقریری مقابلے ہوں گے۔ اس اسٹیج پر دوپہر 3 بجے سے شام 6 بجے تک انفرادی اور اجتماعی لوک رقص کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس میں ناندیڑ کے عوام ہندوستان اور مہاراشٹر کے مختلف روایتی لوک رقص سے لطف اندوز ہوں گے۔ ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر جگن ناتھ لکڑے نے اپیل کی کہ زیادہ سے زیادہ شائقین شرکت کریں اور اس ایونٹ سے لطف اندوز ہوں۔ اس طرح کی اپیل ضلع کلکٹر ابھجیت راوت نے دی۔

مستقبل میں تعلیم کا طریقہ کار بدل جائیگا اور اسکول کا تصور ختم ہوجائے گا: ڈاکٹر ابوصالح شریف

ممبئی 6 ڈسمبر: (راست) مشہور ومعروف چیف اکانومسٹ اور سچر کمیٹی کے ممبر سکریٹری ابوصالح شریف نے واضح طور پر کہا کہ مستقبل میں تعلیم کا طریقہ کار بدل جائیگا اور اسکول کا تصور ختم ہو جائے کیونکہ جدید ترین ٹیکنالوجی سے ایسا ممکن ہوسکے گا۔ ممبئی میں کئی اہم ترین پروگرام میں خطاب کرنے کے بعد جنوبی ممبئی میں واقع انجمن اسلام کے احمد زکریا ہال میں شہر کے معززین، اساتذہ اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے جناب شریف نے نئی تعلیمی پالیسی اور گھر بیٹھے تعلیمی نظام کے بارے میں تفصیل پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ہم آج کل کیو آر کوڈ اور ایک معمولی چپ کی مدد سے رقم کی ادائیگی اور معلومات حاصل کرتے ہیں، اسی طرح چپ کے ذریعے تعلیم حاصل کرسکیں گے۔ انہوں نے دعوے سے کہا کہ آئندہ دس سال میں۔ معلم۔ اور اسکول کا کوئی تصور نہیں ہوگا بلکہ نئی جدید ترین ٹیکنالوجی سے تعلیم ممکن ہوگی۔ ابوصالح شریف نے مسلمانوں اور ملک کی تعلیمی، معاشی واقتصادی حالات پر اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے ہم ان میدانوں میں۔ کافی پچھڑ چکے ہیں، لیکن اسکول کے بغیر تعلیم کے طریقہ سے تعلیم آسان ہوجائے گی اور ملت کے نوجوانوں کا ڈراپ آؤٹ بھی کم ہوسکتا ہے۔ واضح رہے کہ شریف سچر کمیٹی کے ممبر سکریٹری کے ساتھ ساتھ 1994 سے این سی اے ای آر (NCAER) کے انسانی ترقی کے ڈویژن کے سربراہ ہیں۔ 9 اپریل 2005 سے انہیں کابینہ سکریٹریٹ کی طرف سے وزیر اعظم کی اعلیٰ سطحی کمیٹی کے ممبر سکریٹری کے طور پر بھی مقرر کیا گیا۔ ہندوستان کی مسلم کمیونٹی کی سماجی، معاشی اور تعلیمی حیثیت پر تحقیق کے لیے تشکیل کی گئی تھی۔ ابوصالح فی 'انڈیا پروگرام آف ریسرچ ان ہیومن ڈویلپمنٹ_200307-' کا انتظام کیا، ایک چار سال طویل تجرباتی مطالعہ جو میری لینڈ یونیورسٹی کے ساتھ مشترکہ طور پر شروع کیا گیا اور اس کی مالی اعانت نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ ہیومن ڈویلپمنٹ اور ورلڈ بینک دونوں واشنگٹن ڈی سی میں ہے۔ تحقیق کے عمل کو گھرانوں کے دوبارہ سروے اور 40,000 دیہی اور شہری گھرانوں کے نمونے کے سروے اور تقریباً 15,000 گھرانوں کے ان بلٹ پینل کے ساتھ معیاری گاؤں کے مطالعے کی ایک سیریز کے ارد گرد مربوط کیا گیا۔ اس پروجیکٹ کا مقصد 1994 میں پہلے سروے کے بعد سے ایک دہائی کے دوران ہندوستان میں انسانی ترقی، غربت کے حالات اور مساوات کی صورتحال کا جائزہ لینا ہے خاص طور پر جاری اقتصادی اصلاحات کے تناظر میں انہوں نے سیمینار کے ذریعے متعدد پیشہ ور اداروں سے خطاب کیا ہے جیسے کہ میکسیکو سٹی میں گلوبل فورم فار ہیلتھ ریسرچ، جنیوا میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن، ڈاکار میں سالانہ عالمی ترقیاتی کانفرنس، نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر اور واشنگٹن ڈی سی میں ورلڈ بینک کے ہیڈکوارٹر میں، ہارورڈ یونیورسٹی، کیمبرج یونیورسٹی، آکسفورڈ یونیورسٹی، کالج پارک میں یونیورسٹی آف میری لینڈ، ایمسٹرڈیم کی فری یونیورسٹی، لندن اسکول آف اکنامکس، اور ہندوستان اور بیرون ملک بہت سی دوسری یونیورسٹیاں۔ ترقیاتی معاشی اور آبادی کے مختلف مسائل کے ماہر ہونے کے ناطے وہ مختلف مالیاتی ایجنسیوں جیسے انڈین کونسل فار سوشل سائنس ریسرچ سے فنڈز کے حصول کے لیے متعدد تحقیقی تجاویز کا جائزہ لیتے ہیں اور متعدد ہندوستانی یونیورسٹیوں کے پی ایچ ڈی مقالوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ ایک عدد جرنل کے مضامین۔ وہ ہندوستان اور بیرون ملک فارغ التحصیل طلباء کی ایک بڑی تعداد کے مشیر رہے ہیں۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ ہر بچے کا مفت تعلیم۔ فراہم۔ کرنا حق ہے۔ لیکن غریبوں کو مفت ترلیم۔ دینے اور دیگر امور جو غری و۔ سے وابستہ ہیں، بی جے پی اور کانگریس میں۔ کوئی فرق نہیں ہجلسہ کے ابتداء میں نائب صدر انجمن اسلام مشتاق انتولے نے مہمان کا تعارف پیش کیا اور تعلیمی پیشہ سے وابستہ افراد کے ایک بڑی تعداد میں۔ شرکت پر مسرت کا اظہار کیا۔

بہار: ذات پر مبنی تقاریب کا سیلاب، بی جے پی 'امبیڈکر سماگم' اور جنتا دل یو 'انتہائی پسماندہ ریلی' کی کر رہی تیاری

پٹنہ: بہار میں سیاسی پارٹیوں کے ذریعہ ذات پر مبنی ووٹرس کو لبھانے کا دور شروع ہوگیا ہے۔ ذات پر مبنی مردم شماری/سروے کے نمبرات جاری کیے جانے کے بعد جنتا دل یو کے 'بھیم سنسد' منعقد کرنے کے بعد اب بی جے پی نے 7 ڈسمبر کو 'امبیڈکر سماگم' منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ علاوہ ازیں جنتا دل یو نے بھی جنوری میں کرپوری جینتی پر 'انتہائی پسماندہ ریلی' کرنے کی تیاری شروع کردی ہے۔ بی جے پی ترجمان یوگیندر پاسوان کہتے ہیں کہ بی جے پی بھیم راو؟ امبیڈکر کے 'مہاپری نروان دیوس' کو لے کر پٹنہ میں 'امبیڈکر سماگم' کا انعقاد کرنے جا رہی ہے۔ اس میں صحیح معنوں میں ویسے ہی لوگ شامل ہوں گے جو بابا صاحب کے مرید ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دلتوں کے نام پر اور امبیڈکر جی کے نام پر سیاست تو خوب ہوئی، لیکن حقیقی معنوں میں اب امبیڈکر جی کے خوابوں کو پورا کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ اس سے قبل جنتا دل یو نے پٹنہ میں 'بھیم سنسد' منعقد کیا تھا جس میں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے تھے۔ اس پروگرام کی کامیابی کے بعد جنتا دل یو اب انتہائی پسماندہ طبقہ کی بڑی ریلی کرنے جا رہا ہے۔ یہ انعقاد 24 جنوری کو جن نایک کرپوری ٹھاکر کی 100 ویں جینتی پر ہوگا۔ اس میں ریاست بھر سے انتہائی پسماندہ سماج کے لوگوں کو یکجا کیا جائے گا۔ کہا جا رہا ہے کہ ا؟ ئندہ سال ہونے والے لوک سبھا انتخاب کو لے کر سبھی سیاسی پارٹیاں اب اپنے ووٹ بینک کو مضبوط کرنے میں مصروف ہیں یا پھر مخالفین کے ووٹ بینک میں سیندھ لگانے کی کوشش میں ہیں۔ ایسے میں بی جے پی اور جنتا دل یو دلت اور پسماندہ سماج کو خوش کرنے میں مصروف ہیں۔

غیر موسمی بارش سے سردی کی شدید لہر

ناندیڑ: 6/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) مراٹھواڑہ کے علاوہ ریاست کے دیگر اضلاع میں غیر موسمی بارش اور زبردست ژالہ باری کے باعث آج بدھ کے دن ناندیڑ میں دن بھر مطلع ابر آلود رہا جس کی وجہ سے دن بھر سردی کی شدید لہر چلتی رہی۔ جس کی وجہ سے دن بھر شدید سردی محسوس ہوئی اور رات ہونے تک اس میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ چینئی میں طوفان کے باعث جنوبی ہند میں موسم میں تبدیلی آئی ہے۔

مسقط سے مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی کا مدینہ منورہ عمرہ کا سفر

حضرت پیر ذوالفقار نقشبندی اور مفتی اعظم عمان خلیلی صاحب سے خصوصی ملاقات

اورنگ آباد: (پریس ریلیز) تحفظ دین میڈیا آفس انچارج کی اطلاع کے مطابق محسن ملت حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی رحمانی ممبر مسلم پرسنل لاء بورڈ مسقط عمان وزارات الاوقاف کے علماء کرام کی خصوصی دعوت پر تشریف لے گئے۔ سیب کے علاقہ میں قاری سعید الرحمٰن فاروقی صاحبزادے کے مکان پر قیام رہا۔ مختلف مساجد میں خصوصی مجالس سے خطاب فرمایا۔ بترا کی عالیشان مسجد میں نماز جمعہ سے قبل مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت پوری دنیا میں ایمان والے آزمائشی دور سے گذر رہے ہیں۔ ہمیں ماضی میں اسلام کے خاطر جان و مال کی قربانی دینے والے صحابہؓ اور بزرگان دین کے واقعات کو پڑھ کر سن کر اپنے ایمان کو تازہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ انہوں نے دین کی خاطر اپنے بچوں کو یتیم کیا، اپنی بیویوں کو بیوہ ہونے دیا اور اپنا خون دیکر اسلام کے چمن کی آبیاری کی۔ آج جو کچھ ظلم اور شہادتوں کے واقعات دیکھنے مل رہے ہیں وہ صرف ہمارا ٹیسٹ ہے۔ مسقط میں قیام کے دوران دینی واصلاحی مجالس اور شرعی رہبری و رہنمائی فرماتے رہے۔ اکابر علماء وائمہ سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ بالخصوص مفتی اعظم عمان سماحۃ الشیخ احمد بن حمد الخلیلی جو سلطان کے بعد بڑے مقام ومنصب پر فائز ہے، انہوں نے مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ ضیافت کا اہتمام فرمایا، عمانی علماء کرام کی موجودگی میں مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی نے اپنی کتاب ''طب روحانی اور تاثیر قرآنی'' انگریزی ایڈیشن پیش کیا۔ سرسری جائزہ لینے کے بعد بے حد پسند فرمایا اور کہا کہ اس وقت عملیات قرآنی میں صحیح رہبری کی سخت ضرورت ہے۔ اور امت کے گمراہ و پریشان حال لوگوں کی اس لائن سے خدمت کی اشد ضرورت ہے۔ آپ نے مستند کتاب لکھ کر ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس کے بعد مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی رحمانی امیر مرکز علوم شرعیہ نے عمرہ کے قافلہ کی قیادت کی اور مسقط سے مدینہ منورہ کا سفر بذریعہ بس ۳۵ گھنٹے کا کیا۔ جس میں دمام و ریاض ہوتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔ اس درمیان قافلہ کو عمرہ کا مقصد اور اس کے بعد کی زندگی کیسے گذارنا چاہئے قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کی۔ عمرہ کرنے والے احباب کو ذکر و اذکار اور لبیک کی صداؤں اور ورد سے مشغول رکھتے ہوئے ان کے شرعی سوالوں کا جواب بھی دیتے رہے۔ مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام اور وہاں کی عبادتوں اور زیارتوں کے بعد مکۃ المکرّمہ روانہ ہوئے۔ میقات قرن المنازل سے احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کی اور طواف وسعی کے بعد عمرہ مکمل کیا۔ مکہ میں قیام کے دوران عرب شیوخ اور مدرسہ صولتیہ کے ذمہ داران سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔ مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی رحمانی کو اس مرتبہ یہ سعادت حاصل ہوئی کہ محبوب العلماء حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی دامت برکاتہم سے خصوصی ملاقات ہوئی اور اپنی کتاب ''طب روحانی و تاثیر قرآنی'' کا انگریزی ایڈیشن پیش کیا۔ حضرت جی نے خوب دعائیں دیں۔ کتاب کی ضرورت و افادیت پر چند کلمات فرمائے۔ اس سفر میں ماشاء اللہ پڑوس ملک کے دیگر معزز علماء کرام جیسے مولانا طارق جمیل صاحب، مولانا الیاس گھمن صاحب اور مفتی تقی عثمانی وغیرہ بھی مکۃ المکرّمہ میں موجود تھے۔ مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی رحمانی کو کعبہ شریف کا غلاف بھی ہدیہ میں ملا اور کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ اس طرح یہ مبارک روحانی سفر ایک ماہ کا اختتام پذیر ہوا۔

ملیہ گرلز اسکول کا انتظام اب خواتین ٹیچرس کے سپرد: سکریٹری خان صبیحہ بیگم

انجمن اشاعت تعلیم بیڑ کے ایگزیکٹو بورڈ کا اہم فیصلہ

بیڑ 06 ڈسمبر (بذریعہ سراج آرزو): فحش ویڈیو معاملہ سامنے آنے کے بعد ادارہ میں زیر تعلیم طالبات کے والدین کی جانب سے ملیہ گرلز ہائی اسکول میں تمام خواتین اساتذہ کو متعین کرنے کی مانگ زوروں پر تھی ان تمام باتوں کے مد نظر انجمن اشاعت تعلیم، بیڑ کے ایگزیکٹو بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ آج سے پرنسپل، وائس پرنسپل اور دیگر اساتذہ کے فرائض اور ملیہ گرلز سیکنڈری اسکول، بیڑ کے تمام انتظامی، انتظامیہ اور کام خواتین اسٹاف کے سپرد کر دیے گئے ہیں۔ صدیقی حمیرا کوثر ڈاکٹر سید حامد علی انچارج ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمات انجام دیں گے اور ملیہ گرلز سکول کے تمام مرد اساتذہ کا ادارے کے دیگر اسکولوں میں تبدلہ کر دیا گیا ہے۔ اسکول کے اوقات میں کسی بھی مرد یا لڑکوں کو اسکول کے احاطے کے اندر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ نیز اسکول کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لیے خواتین والدین اسکول کے اوقات کے بعد اساتذہ سے مل کر اپنے بچوں کی تعلیمی معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور والدین کچھ تجاویز دے سکتے ہیں۔ اسکول کا تدریسی کام خوش اسلوبی سے شروع ہوگیا ہے اور طلباء کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ والدین اپنی بچیوں کو وقت پر سکول بھیجیں اور تعلیمی نقصان سے بچیں۔ اس طرح کی اپیل انجمن کے سکریٹری خان صبیحہ بیگم اور ڈائریکٹر شیخ سمیر نے کی ہے۔

9545332211 عبدالماجد
8999942523 عبدالرحمٰن
زینت جیولرس
झिनत ज्वेलर्स
خاص عربی ڈیزائن کے رانی ہار، نکلیس
کنگن اور گلسر وغیرہ کا بااعتماد شوروم
پہناواڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ

M. 9923951742, 8888903649
فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم
پیامات سینٹر

شیخ عبدالستار
نزد شیواجی پتلا، منڈھائی مسجد کے روبرو، چوپالا، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔
مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔
ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔